بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

بدر

BADR – QADIAN

قادیان ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ

معہ ضمیمہ | چہ گویم با تو گر آئی بدار قادیان بینی | رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی | (للعہ) پیشگی

جلد ۸

مورخہ ۵ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ جنوری ۱۹۰۹ء مطابق ۱۵ ماگھ سمت ۶۵

نمبر ۱۴

سارے جہان سے اچھا دار الامان ہمارا | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دار الامان ہمارا جنت نشان ہمارا

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹھ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت و فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ و قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اسکی نظیر دنیوی رشتوں اور تعلقوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا | مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم | ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست | بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام | دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن | جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام | ہر نبوت را بروشد اختتام
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود | آن نہ از خود از ہمان جائے بود
اقتدائے قول او درجان ماست | ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیت است | منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست | منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین | آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست | ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
یک قدم دوری ازان روشن کتاب | نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت اخبار سالانہ بغیر ضمیمہ عہ
معہ ضمیمہ پیشگی ...... للعہ

بغیر وصولی قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہ ہوگا۔

خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ورنہ جواب سے معذور۔

رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ دی جاوے گی۔ البتہ جو صاحب دستی قیمت ادا کریں ان کو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔ مینجر

وہ الفاظ جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تہے ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ ملاتے جاتے تہے اور طالب تکرار کرتا جاتا تہا۔ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ۔ ۳ بار۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جن میں میں گرفتار تہا۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے ان تمام گناہوں سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں تو میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اسکے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اسکے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھاتے ہیں۔ آج میں نور الدین کے ہاتھ پر تمام ان شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط سے حضرت مسیح موعود و مہدی معہود بیعت لیا کرتے تہے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن و احادیث صحیحہ کے پڑھنے سننے اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کرونگا اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت

(ضیاء پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر و پرنٹر و پبلشر کے حکم سے باہتمام مفتی محمد صادق مینجر مطبع و اخبار چھاپکر شائع کیا گیا)

کتبہ محمد حسین عفی اللہ عنہ

بچوں کو نصیحت

(مرتبہ اکبر شاہ خان صاحب)

[حضرت خلیفۃ المسیح نے ۲۲ - جنوری ۱۹۰۹ء کو بعد از نماز مغرب مدرسہ کے چھوٹے بچوں کو مسجد مبارک میں مخاطب کرکے فرمایا۔]

تم جانتے ہو کہ برسات میں جب آم کی گٹھلیاں زمین میں اُگ آتی ہیں تب بچے اکھیڑ کر اون کی پیپیاں بناتے ہیں لیکن اگر اوس آم کی گٹھلی پر پانچ چھ برس گذر جاویں تو باوجودیکہ یہ لڑکا بھی پانچ چھ برس گذرنے پر جوان اور مضبوط ہو جائے گا لیکن پھر اوس کا اکھیڑنا دشوار ہوگا۔ پس معلوم ہوا۔ کہ جب تک جڑ زمین میں مضبوطی کے ساتھ نہ گڑ جائے اوس وقت تک اکھیڑنا آسان ہے اور جڑ مضبوط ہونے کے بعد دشوار۔ عادات و عقائد بھی درخت کی طرح ہوتے ہیں۔ بُری عادات کو اب اکھیڑنا آسان ہے۔ لیکن جڑ پکڑ جانے کے بعد ان کا ترک کرنا یا جڑ سے اکھیڑنا غیر ممکن ہوگا۔ بعض بچوں کو جھوٹ بولنے کی عادت ہو جاتی ہے اگر شروع سے ہی اس کو دور نہ کروگے تو پھر اس کا دور کرنا مشکل ہوگا۔ ہم نے دیکھا ہے کہ جن کو بچپنے میں جھوٹ کی عادت پڑ گئی ہے۔ پھر عالم فاضل ہو کر بھی اون سے جھوٹ کی عادت نہیں چھوٹی ہے۔ جھوٹ بولنے کی عادت اس طرح ہوتی ہے۔ مثلاً کسی لڑکے کو دودھ پیتے دیکھا تو خود بھی اوس کی ریس کرنے کو جی چاہا کہ ہم کو بھی دودھ پینا چاہیئے۔ پھر اس کیلئے چند دلائل بھی دماغ میں پیدا کر لیئے کہ ہمارا دماغ کمزور ہے اگر دودھ نہ پئیں گے تو دماغی کام نہ ہو سکے گا۔ .... پیسے پاس نہیں ہیں تو پھر جھوٹ بولکر پیسے حاصل کرتے ہیں ....

ایک مرتبہ ہماری جوانی کا زمانہ تھا اور ہم مقام خوشاب میں تھے۔ کہ حسین شاہ نامی ایک شخص دودھ کا کٹورا بھر کر ہمارے سامنے لایا اور کہا کہ اس کو پی لو۔ میں نے کہا کہ میں تو دودھ پی نہیں سکتا اور مجھ کو دودھ ہضم نہیں ہوتا۔ اس نے بڑے تعجب کے ساتھ کہا کہ ہم تو تم کو حکیم سمجھ کر معالجت کرنے آئے۔ تھے تم تو خود ہی مریض ہو۔ بھلا بتاؤ تو سہی اگر تم سے کوئی شخص اس بات کی دوا پوچھے کہ مجھ کو دودھ ہضم نہیں ہوتا۔ تو تم کیا بتا سکتے ہو جبکہ تم خود ہی اپنی دوا نہیں کر سکے۔ میں نے یہ سن کر کٹورا اس کے ہاتھ سے لے لیا۔ اور سب دودھ پی گیا .... غرضیکہ مجھ کو دودھ پینے کی مطلق عادت نہیں اور میں بالکل دودھ نہیں پیتا۔ لیکن اب بھی دیکھو کہ کس قدر دماغی کام کرتا ہوں۔ اور تمام تمام رات بیٹھ کر پڑھ سکتا ہوں۔ یہ بالکل غلط خیال ہے۔ کہ ہم دودھ پی کر ہی دماغی کام کر سکتے ہیں۔ غرض جس لڑکے کے پاس پیسے نہیں ہوتے وہ جھوٹ کے ذریعہ سے پیسے حاصل کرتا ہے۔ تم ہی میں سے ایک لڑکا ہمارے گھر میں آتا تھا ہمارے گھر والے بھی اوس کے ساتھ سلوک کرتے رہتے تھے اس کو فضول خرچی کی عادت نے چوری پر مجبور کیا اور وہ ہمارے گھر سے سونے کا زیور چرا کر لے گیا۔ .... خدا کے فضل سے ہمارا زیور تو واپس آگیا لیکن وہ لڑکا اگر فضول خرچی کے سبب چوری کرنے کے گناہ میں مبتلا نہ ہوتا تو وہ ... بہت سے برکات اور تعلیمات سے محروم نہ ہوتا جیسا کہ اب اوس کو اسکول ہی چھوڑ دینا پڑا۔ اوس لڑکے سے جب دریافت کیا کہ تیرے پاس یہ زیور کہاں سے آیا تو اوس نے کہا کہ مجھ کو مسجد کے قریب پڑا ہوا ملا تھا۔ دیکھو اوس کو جھوٹ بھی بولنا پڑا۔ تم میں سے غریبوں کو چاہیئے کہ غریبانہ زندگی بسر کریں اور امیروں کی ریس ہرگز نہ کریں۔ میرے بیان سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے۔ کہ میں دودھ کی مذمت اور برائی بیان کرتا ہوں۔ بلکہ دودھ تو بہت ہی اعلیٰ درجہ کی چیز ہے اور ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو دودھ بہت پسند تھا اور فرمایا کرتے تھے۔ اللّٰھم بارک لی فیہ وزدنی منہ .... جن کو میسر ہے اور وہ پی سکتے ہیں میرا تو بھی چاہتا ہے کہ وہ ضرور پئیں۔ لیکن جن کے پاس نہیں ہے وہ چوری نہ کریں جھوٹ نہ بولیں فضولی نہ کریں اگر تم اس وقت عادت پڑ جائے گی تو پھر اوس کا چھوڑنا سخت دشوار ہوگا جھوٹ۔ فضول خرچی۔ چوری کی عادت بالکل نہ ڈالو اور بہت بچو۔ میری ان باتوں کو یاد رکھو اور بہت ہی یاد رکھو اگر کوئی امیر ہے تو اپنے واسطے ہے غریبوں کو کیا ضرورت ہے کہ اس کی ریس کریں۔ دوسری نصیحت میں تم کو یہ کرتا ہوں کہ آج اگر تم نماز نہ پڑھو گے۔ تو بڑے ہو کر تو پھر بالکل ہی تم کو نماز کی عادت نہ رہے گی۔ ہم کتب میں پڑھا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہمارے استاد نے بچوں کو نماز پڑھنے کے واسطے مسجد میں بھیجا۔ ہم میں ایک لڑکا تھا اوس نے وضو کرکے کہا کہ یار کیسی نماز؟ کون نماز پڑھتا ہے یہ کہکر اس نے اپنی پیشانی پر مٹی مل لی۔ جس سے یہ معلوم ہونے لگا کہ یہ مسجد میں نماز پڑھ کر آیا ہے .... دیکھو اوس نے سب کے نماز نہ پڑھنے اور جھوٹ بولنے کی ایک انگل سکھائی پھر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بڑا نامی گرامی چور ہوا اور ہمارے شہر کے تمام چوروں اور بدمعاشوں میں اس کا اول نمبر تھا۔ ایک مرتبہ وہ ایک قلعہ کی دیوار سے کودا .... اوس کو قید کی سخت تکالیف اُٹھانی پڑیں۔ .... میری اس نصیحت کو بھی یاد رکھو کہ نماز دل سے پڑھو۔

ضمیمہ درس قرآن

چونکہ جلسہ کی تمام تقریریں درج اخبار ہو چکی ہیں اس واسطے اگلے اخبار کے ساتھ ضمیمہ درس قرآن شریف انشاء اللہ تعالےٰ لگایا جاویگا جلسہ کی تقریروں کا بہت جلد احباب تک پہونچانا نہایت ضروری تھا اس واسطے ایسا کیا گیا بلکہ ان تقریروں کی خاطر ایک اخبار ڈبل کیا گیا احباب اندازہ کر سکتے ہیں کہ ایسے بیش قیمت موتیوں کے جمع کرنے اور فوراً اُن تک پہونچا دینے کے واسطے کارخانہ کو کس قدر محنت اور روپیہ کا خرچ اٹھانا پڑا ہوگا۔ کیا اس کے شکریہ کی ہمکو امید نہیں کرنی چاہیئے کہ ناظرین اخبار بدر کیواسطے

نئے خریدار

بہم پہونچانے کی کوشش کریں گے تاکہ کافی تعداد خریداران کی ہو کر اخبار اپنے آمد و خرچ کو کم از کم برابر رکھ سکے ہر ایک خریدار کو یہی خیال کرنا چاہیئے کہ اخبار کی بہتری کیواسطے کوشش کرنا اس کا فرض ہے اور ایسا نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ الفاظ کسی اور کیواسطے لکھے گئے ہیں۔ میں دیکھتا ہوں۔ کہ خریداران بدر اب کچھ اس طرف کم توجہی کرتے ہیں شاید ان کا خیال ہو گیا ہے کہ اب اخبار کو ان کی امداد کی ضرورت نہیں رہی اگر ایسا خیال ہے۔ تو یہ درست نہیں اخبار پہلے سے زیادہ ان کی امداد کا محتاج ہے اور اس امداد کے واسطے ہر ایک خریدار کی طرف اس کی نگاہ ہے اور ہم اس درخواست کے جواب کے واسطے شوق کے ساتھ منتظر ہونگے کہ کہاں کہاں سے خطوط آتے ہیں۔ قیمت اخبار بھی اب بغیر ضمیمہ صرف ۲ روپے کر دی گئی ہے جو عموماً پیشگی وصول ہونی چاہیئے۔

درس قرآن شریف کا نمونہ تو دوست دیکھ چکے ہیں اس کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں مختصر یہ کہ

ڈیڑھ روپیہ میں قریباً دو سو صفحہ کی تفسیر

اخبار کے ساتھ ہدیہ ناظرین ہوگی اور اس وقت تفسیر کا خرید کرنا ایک خاص فائدہ دیگا اور وہ یہ ہے۔ کہ اب حضرت امیر المومنین نے قرآن شریف کا درس پہلے پارہ سے شروع کیا ہے پس ہم بھی پہلے پارہ سے شروع کریں گے اور ساتھ ساتھ انشاء اللہ تعالیٰ لکھتے چلے جائیں گے اس طرح احباب کے پاس بہت جلد ایک عمدہ ذخیرہ تفسیر کا جمع ہو جائیگا۔

جو صاحب چاہیں کہ صرف **تفسیر** کے اوراق خریدیں وہ ایسا کر سکتے ہیں ان کو ایک ماہ کے اوراق اکٹھے روزانہ کئے جائیں گے اور قیمت ۱۲ سالانہ ہوگی یہ وقت ہے کہ تفسیر کی خریداری

حمدِ حامد

(نظم و تقریر حضرت سید حامد شاہ صاحب سیالکوٹی بر جلسہ سالانہ)

حمدِ خدا میں دستور رطب اللسان رہو
ہر دم اسی کی یاد میں عذب البیان رہو
بھولو نہ اوس کی یاد بسارو نہ اوس کا نام
جس حال میں کہ تم رہو اور پھر جہاں رہو

دل پر ہمارے نقشِ محمدؐ کا نام ہو
اور ہاتھ میں کھلا ہوا حق کا کلام ہو
پھر کیوں نہ راہ دین میں بھلا کامیاب ہوں
جب کہ مسیحِ وقت ہمارا امام ہو

گھر میں ہمارے دولتِ اسلام چاہیئے
حُبِّ محمدی کا ہمیں جام چاہیئے
روشن کریں گے نام رسولِ انام کا
یہ نام چاہیئے ہمیں یہ کام چاہیئے

ذلت یہاں کسی کی گوارا نہیں ہمیں
پر کیا کریں کہ حکم سے چارہ نہیں ہمیں
جس کا کلام دین کے یہ خادم بنا گیا
ہم دیکھتے ہیں اس کا نظارہ نہیں ہمیں

اے قوم جس کے غم میں ترا دل ملول ہے
اُمت میں اُس نبی کی وہ حق کا رسُول ہے
من قبلہ الرسل کے لئے قد خلت کو دیکھ
باقی ہے ہم میں اس کی جو شانِ نزول ہے

زندہ رہے گا دین مسیحا کی یاد سے
تعلیم ہم نے پائی ہے خیر العباد سے
احمدؐ کے جب غلام کے زندہ غلام ہیں
کیوں شمسِ دین نہ چمکے گا غربی بلاد سے

ہم کو رسُولِ حق نے دیا فخرِ مرسلین
اور دین وہ ملا کہ جو دینوں سے بہترین
آخر ملا امام بھی فی حللِ انبیاء
اور نائب امام ملا ہم کو نور دین

نعمت خدائے پاک کی ہم پر تمام ہے
نعمت سے کام لینا اب اپنا یہ کام ہے
قدموں پہ اوُل کے چلیں سب رسول کے
عزت ہے اوس کی اس کے جو در کا غلام ہے

ہم سب جو دور دور سے یاں چل کے آئے ہیں
آخر کوئی غرض ہے جسے ساتھ لائے ہیں
وہ یہ غرض ہے خدمتِ اسلام ہو ادا
ہم گوہر مراد بھی پائے آئے ہیں

بڑی سعادت انسان کی یہ ہے کہ وہ اس دنیا کی زندگی اور اس جہان کی مدت قیام میں اپنی ساری طاقتوں اور لیاقتوں کو اپنے سچے اور اصلی رب خالق اور رازق کی مرضی بجالانے میں صرف کرے وہ بڑی نیکی اور بہتری اور خیر خواہی جو اسکی اپنی جان اور بنی نوع انسان کے لئے مفید اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے یہی ہے کہ خدا کی آسمانی بادشاہت کو تسلیم کرے اور ہر ایک فرمانبرداری کے طریق کو جس طریق سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل ہوتی ہو اختیار کرے اس قادر مطلق ذوالجلال کی حکومت کو ہر حالت میں اپنے اوپر قائم کرے خدا پرست برگزیدہ بندگان خدا کی ہر ملک میں اور ہر زمانہ میں جب دنیا میں اون کا ظہور ہوا یہی تعلیم رہی ہے اور دراصل ہر ایک مذہب کی روح بھی یہی ہے کہ انسان اپنی سب طاقتوں کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دے اور اسکی حکومت کو بکلی اپنے اوپر تسلیم کرلے ہر ایک مذہب جو خدا تعالیٰ کی طرف سے قائم ہوا ہے اور ہر ایک برگزیدہ انسان جو اسکی طرف سے مامور اور مبعوث ہو کر میدان دنیا میں کھڑا ہوا ہے خواہ ہند میں ہو یا شام میں یا عرب میں یا ایران میں اس کا اصلی اور لازوال مقصد یہی رہا ہے۔ پس خدا تعالیٰ کے نزدیک اس کی نبوتوں کا منشا اور سچا دین وہی ہے۔ کہ جسکی غرض وغائت یہ نتیجہ پیدا کرے اور جس پاک انسان کی تعلیم میں یا جس کتاب میں یہ ہدایات انسانی نسلوں کی اصلاح اور فلاح کے لئے درج ہوں وہی دین خدا کا دین اور وہی نبی خدا کا صادق نبی اور وہی کتاب خدا کی سچی کتاب ہے اور یہی خدمت خدا تعالیٰ کی سچی خدمت ہے۔ جو اس کی درگاہ میں کسی قوم کو معزز بناتی۔ اور شمار آلٰہی سے فیضیاب کر کے ہمیشہ کی نجات کا وارث ٹھہراتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہی ہی اطاعت اور فرمانبرداری کا نام توحید ہے اور اسی کو صحیح معنے میں اسلام کہہ سکتے ہیں اور یہی واقعی اسلام ہے اس کے سوا باقی جو کچھ ہے وہ سب بے معنی نقش ہے۔ پس خدا کے نزدیک دین ہے تو اسلام اور توحید ہے تو اسلام۔ ہر ایک حکمت اور صداقت خواہ کسی ملک اور کسی زبان میں اور کسی برگزیدہ انسان سے ظاہر ہوئی ہو اور جس کا مقصد یہ ہو وہ تسلیم کرنے اور ایمانی تعریف میں داخل ہونے کے قابل ہے۔ پارہ ۳ سورۃ آل عمران کے رکوع ۲ میں اِنَّ الدین عند اللہ الاسلام الخ کی یہی منشاء ہے اور اسی پارہ اور اسی سورہ کے رکوع ۹ میں خدا کا کلام اسی مطلب کو ظاہر فرماتا ہے۔ ومن یبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یقبل منہ۔ وھو فی الاخرۃ من الخاسرین

اسی اسلام اور فرمانبرداری کی تصدیق ان آیات میں ہے۔

(۱) بلیٰ من اسلم وجھہ للہ وھو محسن فلہ اجرہ عند ربہ ولاخوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

(۲) یاایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ۔ ولا تتبعوا خطوات الشیطان انہ لکم عدو مبین۔

اس آیت میں بھی ظاہر کر دیا کسی کا ایمان اس وقت تک اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا اور وہ شیطان کی گرفت سے محفوظ نہیں ہو سکتا جب تک کہ ساری طاقتیں پوری سلامتی سے خدا تعالیٰ کی فرمان بردار نہ ہو جاویں۔

(۳) قولوا امنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الیٰ ابراھیم واسمٰعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما اوتی النبیون من ربھم لانفرق بین احد منھم ونحن لہ مسلمون۔ کل نبیوں کی تعلیم پر ایمان لانا فرض قرار دیا گیا ہے۔ خواہ وہ کسی ملک میں ہوں اور کوئی ان کی زبان ہو اور ہر ایک نبی کی تعلیم پر ایمان لانے کا اصلی نتیجہ یہ ہی ٹھہرایا ہے کہ سب ایسی ایک ذات کے فرمانبردار بن جاویں اور اپنی ساری طاقتوں کو اسی کی زیر حکومت رکھدیں اس حالت میں ہر ایک ایسے شخص پر مسلمان کا لفظ اطلاق ہوگا۔

(۴) اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی صرف اسی دین رکھی گئی ہے جس کا نام اسلام ہے اور بلحاظ سچے معنی اسلام کے اور سچی تعریف دین کے یہ ہی امر واقعہ ہے اور ہم ایک مذہبی راستباز اور دنیا کی کسی مذہب یا کسی دین کی پیروی سے یہ بھی مراد ہے۔ خواہ کوئی عرفی طور پر مسلمان ہو یہودی ہو۔ نصاریٰ ہو۔ فلسفی ہو۔ سناتن دھرم ہو یا کوئی ہو یا برہمو ہو۔ پس جب تک کوئی اس مقام کو حاصل نہ کرے

کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری اپنے سارے دل اور ساری جان سے بجا لاوے اور ہر حال میں اسی کا ہو جاوے تب تک وہ خدا کی درگاہ میں مقبول نہیں ہو سکتا اور نہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کر سکتا ہے۔ سچا کلام جو خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ اسی اصل کو قائم کرتا ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا۔ اور وہ توحید جس کے واسطے ہر ایک مذہب یا دین قائم کیا گیا ہے وہ بھی اللہ تعالیٰ کی کامل فرمانبرداری میں ہے۔ چنانچہ اس کی نسبت قرآن مجید نے یوں تصریح فرمائی ہے۔

(۵) وقولوا آمنّا بالذی انزل الینا وانزل الیکم و الٰھنا والٰھکم واحد ونحن لہ مسلمون۔ یعنے کہدو کہ ہم جو خدا کی طرف سے نازل ہوا اور جو تم پر نازل ہوا اس پر ہم ایمان لائے اور ہمارا معبود ایک اکیلا معبود ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں۔ پس جب یہ اصل قائم ہو چکی تو اس کے لحاظ سے اب سب سے بہتر اور سب سے اعلیٰ وہ خدا کا برگزیدہ انسان ہو سکتا ہے۔ کہ جس کے سب کاروبار رسمی اور عرفی باتوں اور مذہب کی فرقہ بندی سے علیحدہ ہو کر جس کی عبادات قولی فعلی۔ مالی سب محض خدا کے واسطے ہو جاویں اور وہ رب العالمین کے حضور ایک ہی طرف کا مسلمان ہو کر آوے اور کسی رسمی قومی تعلق کے لحاظ سے کسی شریک کو اس کی ذات اور صفات کے ساتھ روا نہ رکھے بس وہی ہے جو مسلم حنیف ہو اور وہی ہے جو سب سے اول مومن ہے۔ جناب رسالتمآب حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی اسی اسلام اور توحید اور صراط مستقیم پر بسر کی ہے اور ہر ایک خدا سے تعلق لگانیوالے اور اس کی درگاہ میں عزت پانے کی خواہش کرنیوالے کو اسی طریق پر قدم مارنے کی تاکید کی ہے چنانچہ فرمایا ہے۔ ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذالک امرت وانا من المسلمین۔ پھر اسی کے متعلق دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا پاک کلام جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرماتا ہے۔ قل انی امرت ان اعبد اللہ مخلصاً لہ الدین۔ وامرت ان اکون اول المسلمین۔ پھر دوسری جگہ سورہ زمر میں اسلام کے لئے سینہ کشادہ کرنے والے کی نسبت اس کا نور پر ہونا فرماتا ہے۔ افمن شرح اللہ صدرہ للاسلام فھو علیٰ نور من ربہٖ ط پس جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی نمونہ اور

قابل پیروی ہے اور ہر ایک طالب حق جب وہ سچے اور مستقیم ارادہ سے طلب حق پر قائم ہو جاتا ہے۔ تو آپ کا اتباع کئے بن اسے چارہ نہیں رہتا۔ ؎

اتباعش آن دہد دل را کشاد ٭ کش نہ بیند کس بصد سالہ جہاد
اتباعش دل فروزد جان دہد ٭ جلوۂ از طاقت یزدان دہد
اتباعش سینہ نورانی کند ٭ باخبر از یار پنہانی کند

پس اسلام اور پیروی رسول انام ہی وہ طریق ہے جس سے خدا کے عاشقوں اور اس کے فضل کے تلاش کرنیوالوں کی مراد حاصل ہوتی ہے۔ اے برادران خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ہم سب حمایت اسلام اور حسب فرمودہ رسول انام یہاں خدمت اسلام کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ پس اسلام کے خادموں اور جناب رسالتمآب محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے تابعداروں کا یہ مجمع اس قریہ کدعہ یا قادیان میں اللہ تعالیٰ کی زبردست اور مقتدر ذات پر زندہ ایمان اور بالبصیرت یقین بخشنے کے لئے ایک عظیم الشان نشان ہے۔ اس سے پیشتر کہ اس گمنام اور تاریک بستی میں خدا کا وہ نور نازل نہیں ہوا تھا۔ کہ جس کی تیز اور بڑی سرعت سے ترقی کرنے والی روشنی کی شعاعیں دور دور تک نہیں پہونچی تھیں کوئی انسان وہم وگمان میں بھی نہیں لا سکتا تھا کہ یہ کس مپرس قطعہ زمین اس قدر عزت پائے گا کہ دنیا کے کناروں سے جوق درجوق بندگان خدا اور بڑے بڑے گھرانوں کے بزرگ ارباب دانش وصاحب علم وذکا، یہاں کی خاک نشینی کو اپنا فخر سمجھیں گے اور اس برگزیدہ انسان کی آستان بوسی پر ناز کریں گے۔ خدا حی وقیوم کے زندہ کلام جو صدیوں سے ودیعت چلے آتے تھے اور کسی ایسے بزرگ انسان کی آخر ایام میں آنے کی خبر دیتے تھے جو اسلام کو صحیح معنوں میں باتباع کامل جناب رسالتمآب صلے اللہ علیہ وسلم ظاہر کرنے کا حقدار قرار دیا گیا تھا اور باوجودیکہ اسلامی صحیفوں میں وہ الفاظ ایک خاص اہتمام کے ساتھ جگہ حاصل کر چکے تھے۔ پھر بھی معلموں اور متعلموں کی توجہ سے اپنے اصلی مطلوب اور صحیح مورد کو جب تک کہ اس کا وقت نہ آیا۔ پیش کرنے سے الگ رہے ظن کی پیروی سے خیالی مراد کو پیش نظر رکھ کر کبھی کبھی متفرق جماعتوں نے متفرق وقتوں اور متفرق ملکوں میں اپنے غرضی منصوبوں اور ناپائیدار مقاصد کو پورا کرنے کے لئے ان غیبی نوشتوں میرے کلاموں کو آڑ بنایا۔ اور ان کی پناہ میں ملک کے مذاق کو بگاڑ کر منافع عالم میں

فساد کر کے امن عامہ میں خلل انداز ہوئے۔ ان سے ملک کے فرمانروا کو بھی اپنے نظم ونسق کے درہم برہم ہونے کا اندیشہ ہوا۔ جس کی وجہ سے ان کے ذمہ وار وجودوں کو سالہا سال تک ان کے پُرفساد طبائع کو رو بہ اصلاح کرنے کے لئے سخت تکلیف اور مشقت اٹھانی پڑی۔ اور چونکہ ایسے دعاوی کرنے والے پیشگوئی کے صحیح مفہوم اور اسلام کی امن پسند حکمت سے خلاف کاروائی کرنے والے تھے اس واسطے وہ نامراد اور ناکامیاب رہے اور ان کی مفسدانہ حرکات سے اسلام کی اصلیت پر پردہ پڑتا گیا۔ اسی طرح زمانہ گذرتا گیا اور ان کی غلط فہمیوں سے نتائج تاریخ اقوام کے صفحوں پر قلم بند ہوتے گئے۔ ہوتے ہوتے وہ امن کا مبارک زمانہ بھی قریب آگیا۔ کہ جس زمانہ میں اور جس ملک میں اور جس سلطنت میں خدا کا وہ موعود مسیح اور معہود مہدی ظاہر ہونے والا تھا۔ وہ جو ابتداء میں انبیاء کی زبانی پکارا گیا اور وہ جو جناب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت سلام کا سچا حقدار تھا اور وہ جو خدا کے مقدسوں کے کشف والہامات میں ذکر کیا گیا اور وہ جو صحیح معنے میں سلامتی اور صلح اور نرمی اور آشتی سے اسلام کا چہرہ نمودار کرنے والا اور اس کو جلال دیان پر غالب کر کے دکھلانے والا تھا ظاہر ہوا۔ وہ ان نشانوں اور علامتوں کے ساتھ شناخت کرایا گیا۔ جو اس کے زمانہ ظہور کے متعلق ذکر کی گئی تھیں۔ اس کی صداقت عام وخاص پر ظاہر کرنے کے واسطے آسمان اور زمین نے اس کے حق میں شہادتیں ادا کیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فرمودہ کے مطابق اسکی نصرتیں فرمائیں وہ خود اس سے ہمکلام ہوا اور اپنی زبردست طاقتوں سے اس کا حامی اور ناصر رہا۔ وہ ہم میں قائم ہوا۔ وہ مامور من اللہ ہو کر اپنے فرائض کی انجام دہی میں بڑی استقامت سے مشغول رہا کسی مخالف کی کوئی کارروائی اس کی خدمت مفوضہ میں باوجود جان توڑ کوششیں کرنے کے کوئی روک پیدا نہ کر سکی اس نے خدمت اسلام اور ترقی دین رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہر پہلو سے اپنی زندگی میں سرانجام دیا۔ وہ اپنی مدت معینہ تک ہم میں موجود رہا۔ اور اپنی زندگی کے اصل مقصد کو جو اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سپرد ہوا تھا خوب مضبوط کیا۔ وہ مذاہب کی قلمی جنگ میں سلطان القلم تسلیم ہوا۔ وہ بڑھا پھولا۔ پھلا۔ وہ ان پیشگوئیوں کے پورا ہونے سے جو خود خدا نے اس سے ہمکلام ہو کر فرمائی تھیں۔ اس کی روحانی ترقی کا دائرہ بہت وسیع تھا۔ وہ اپنی نسل میں بھی بارآور ہوا اس کی سب مرادیں خدا نے پوری کیں اور وہ خدا کے وعدہ کے مطابق ہم سے جدا ہوا۔ اللہ نے اس کو رفع بخشا۔ اور اپنے

پاس بلا لیا۔ آج ہم اس کی جگہ اس ہمیشہ کی زندگی نہیں بلکہ اسلام اور بانیِ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہمیشہ کی زندگی کا زندہ ثبوت اس قریہ کدعہ یا قادیان میں ایک کامیاب جلسہ کے رنگ میں دے رہے ہیں۔ وہ تائیدات اور نصرتیں جو اس کی ذات کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی زندگی میں شامل ہوئیں وہ ہر پہلو سے اس کو برگزیدہ اور صادق مسیح موعود و مہدی معہود ثابت کر گئیں۔ مخالفین مکذبین معترضین چلاتے رہے۔ مگر ان کی ساری کوششیں ناکامیاب رہیں۔ ان کی مایوسی ... اور حسرت کا اب اس جلسہ کے بعد ایک نیا نظارہ ہوگا۔ ان روحوں کا جو اس سلسلہ میں مسیح موعود کی زندگی بخش نفسِ پاک کی تائید کا ثبوت ہیں۔ دنیا میں ایک غالب اثر محسوس ہوگا۔ اس مشاہدہ کے بعد اب واقعی اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدرتِ ثانیہ کا ظہور ہوگا اور فضائے عالم میں یہ اعتراف سنا جائے گا۔ کہ حضرت مرزا غلام احمد جو واقعی غلام احمد تھے۔ سچے مسیح موعود اور مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

برادران! اس موقعہ پر میرا کھڑا ہونا صرف ایک شاہد کی حیثیت سے ہے اور جو کچھ میں نے سنے ہوئے کانوں کو سنایا ہے اور دیکھتی ہوئی آنکھوں کو دکھایا ہے وہ کوئی فرضی کہانی نہیں ہے یا خواب و خیال کی داستان نہیں ہے اور اس سے بڑھ کر اور کیا مشاہدہ صداقت اور سچائی کا ہو سکتا ہے۔ کہ اطرافِ عالم سے اس قدر مخلوق خدا دیوانوں کی طرح ایسے ایام میں کہ جو سال کا آخیر ہیں اور ایک امن پسند اور صلح جو سلطنت برطانیہ کی خسروانہ فیاضیوں کا حصہ ہر ایک قوم نہایت آزادی سے لے رہی ہے۔ عام مجمعے اور جلسے کئے جاتے ہیں ہر ایک قوم آزادی کی روح لئے ہوئے اپنے اپنے مقاصد کے سرانجام دینے کے لئے پوری تیاری سے بڑے بڑے عظیم الشان دربار شہروں میں پُر زینت اور نمائشی ساز و سامان سے گرمی دکھلا رہی ہے۔ ایک ایسے گاؤں میں جس کے قرب و جوار میں روڑیوں کے ڈھیر کے سوائے کوئی دلچسپ نظارہ نہیں اور جس کے گرد و نواح میں دور دور تک غیر آباد میدانوں کے سوائے کوئی دلکش آبادی نظر نہیں آتی۔ ایک انسان کی آواز پر فدائیان قوم کس محبت سے سردی میں چٹائیوں کے فرش اور فرش زمین پر بیٹھی ہے یہ کیا جذبہ ہے۔ یہ کیا طاقت ہے۔ جو ایسے غالب اثر کے ساتھ نمودار ہوئی ہے۔ اے خدائے ذوالجلال سے ڈرنے والے دل اور اے نہایت بے چینی کے شوق سے صداقت اور سلامتی کی تلاش کرنے والے روح۔ دیکھ وہ جو قوم کے کثیر افراد کو سنایا گیا اور اپنے بیگانوں سے رد کیا گیا وہ جو دنیا میں ایک نذیر ہو کر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا نے اسے قبول کیا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دیا وہ جس کے حق میں کہا گیا۔ کہ میں اپنی چمکار دکھلاؤں گا اور اپنی قدرت سے تجھ کو اٹھاؤں گا کیا اب بھی اس کے برگزیدہ اور صادق مدعی ہونے میں کچھ شک ہے۔ کیا وہ ایسی برگزیدہ جماعت کا ایک فرد نہیں ہے۔ جو خدا کے حکم سے اس کے پاک دین اسلام اور سچے اور خالص اسلام کو دنیا میں ظاہر کرنے کے واسطے نمودار ہوئے اور سچی فرمانبرداری سے اللہ تعالیٰ کی پاک مرضیات بجا لا کر اس کے جوارِ رحمت میں شامل ہو گئے۔ بے شک وہ پاک پیدا ہوا اور پاک جیا اور اپنی راستبازی سے اس مقصد میں جو اس کے سپرد ہوا تھا کامیاب ہوا۔ اور آخر کار صلح کا پیام دیتا ہوا اور امن عامہ کی پکار کرتا ہوا اور قوموں کو سچے اسلام کی طرف بلاتا ہوا حکمت الٰہیہ کے تقاضا سے جو کہ ہمیشہ سے خدا کے پاک مرسلوں اور صادق برگزیدوں کے شامل حال رہی ہے خدا کی طرف اٹھایا گیا۔

میرے برادران! میرا قیام آپ کے سامنے اس غرض سے نہیں ہے کہ میں اس برگزیدہ انسان کی صداقت اور کامیابی پر اس تفصیل دلائل کو دہراؤں جو [illegible] کے حق میں فرمایا گیا ہے یا جو صدر اعلےٰ کے لوگوں نے مختلف اوقات میں آپ تک پہنچا دی ہیں جس خدمت کے لئے ہم یہاں جمع ہوئے ہیں اس کے بجا لانے کی تجاویز پر غور کرنے اور ان پر کاربند ہونے کے واسطے اپنی قوتوں کو لگانا ہے۔

میں آپ کی توجہ صدر اعلےٰ کے ان بزرگوں کی طرف مبذول کرتا ہوں۔ جن کے پاک وجود مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ہمارے واسطے خدا کی رحمت ہیں۔ یہ طبقہ اعلےٰ اپنی للٰہی خدمات میں بڑھ گیا ہے۔ قادیان جیسے مقام میں ان بزرگوں کی خدمات اسلام بڑی عزت سے دیکھی گئی ہیں۔ اس زمانہ سے ان مہاجرین فی سبیل اللہ کے ساتھ ان کا پیارا مرشد درمیان موجود تھا اور یہ ہر روز اس کے جمال کو دیکھتے اور اس کی تعلیم سے فیضیاب ہوتے تھے اور وہ ان کی ان خدمات کی قدر کرتا تھا انہوں نے اس وقت تک کہ اب ان کا وہ پیارا امام خدا کے پاس بلایا گیا ہے۔ اسلام کی اس خدمت میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد ہوئی تھی پورا حصہ لیا ہے۔ اور ان کی کوششیں مشکور ہوئی ہیں اور جو کچھ ان صدر اعلےٰ کے بزرگوں کی زبان و قلم سے نکلا ہے وہ بیرونی دنیا میں اسلام کی صداقت اور سچائی اور کل ادیان پر اس کا غلبہ ثابت کرنے کے واسطے کافی قرار دیا گیا ہے ان بزرگوں کی شب و روز کی محنتیں ہی وہ ثمرات باغ اسلام میں پیدا کئے ہیں کہ جس کو دنیا دیکھ کر حیران ہوئی ہے پس اس وقت میرا یا کسی اور بزرگ کا جو اس مقام پر کھڑا ہو یہی مقصد ہے۔ کہ ہم اس صدر اعلےٰ کی ان کارروائیوں کو جو ہر وقت اس مرکز روحانی سے نفاذ پذیر ہونے میں ہر ایک طرح سے عملی رنگ میں ظاہر ہونے کے لئے امداد دیں۔ وہ قلمی جنگ جو حضرت مسیح موعود سلطان القلم کے وقت سے شروع ہوئی ہے اور جب تک کہ اللہ تعالیٰ کو منظور ہے یہ جنگ شروع رہے گی۔ ہم نے کہا۔ بلکہ اس سلسلہ کے مخالفوں نے بھی تسلیم کر لیا ہے۔ کہ جو حربہ اس جنگ کے لئے قادیان سے نکلتا ہے؟ باطل کا سر کچلنے کے واسطے لاجواب حربہ ہوتا ہے۔ پس ایسی صورت میں جبکہ خود خدا کی مرضی سے یہ طبقہ اعلےٰ کے لوگ اس خدمت اسلام کے لئے میدان میں اتر چکے ہیں۔ تو اب ان کی کارروائی میں دل و جان سے معروف ہو جانا ہمارا کام ہے۔ میں یہاں کے اہل قلم اور اہل علم بزرگوں کے نمایاں جذبات کو فرداً فرداً ظاہر کرنے کی ضرورت نہیں دیکھتا۔ حضرت خلیفۃ المسیح سیدنا و مولانا مولوی نور الدین صاحب جیسے صدر مجلس کی صدارت میں خدمات اسلام کا ادا ہونا آپ خود غور فرما سکتے ہیں۔ کہ کیا کیا نتائج پیدا کرنے والا ہے۔ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ وصیت جو کہ آپ نے وصال سے پیشتر ہی فرما دی تھی۔ ہمارے لئے اس قدرت ثانیہ کی بشارت دینے والی ہے جو اس میں ذکر کی گئی ہے۔ اب اس قدرت ثانیہ کا جو مظہر اول ہمارے درمیان قائم ہوا ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وجود ہے اور محض خدا کے منشاء سے یہ انتخاب ہوا ہے اور یہ خدا کا فضل ہے جو ایسے وجود مبارک کے شامل حال ہوا ہے۔ کہ جس کی نسبت اپنی زندگی میں حضرت امام فرما گئے ہیں۔

چہ خوش بودے اگر ہر یک ز امت نور دیں بودے
ہمیں بودے ہمیں بودے اگر نور یقیں بودے

پس اب یہ خلافت اولیٰ جو قائم ہوئی ہے۔ اس قدرت ثانیہ کے فیض سے حصہ لینے کے لئے نہایت ہی سچا اور صحیح ذریعہ ہے اور اب جو کچھ فیض ہماری خدمات پر اللہ تعالیٰ سے ہم کو ملتا ہے اس کا پہلا مظہر یہی خلافت اولیٰ ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم میں وہ وجود خلیفہ ہوا۔ جو پہلے ہی امت میں ہر طرح سے کامل فرد ہے اور خدا کا مسیح اس کے حق میں پہلے فرما چکا ہے کہ نور الدین نور یقین سے بھرا ہوا ہے۔ پس اب ہم اپنی

چونکہ اسلام کی خدمت مین لگانے کا سبق خوب سیکھ چکے ہین۔ اس لئے اب ہمین وہی راہ اختیار کرنی چاہیئے جو صدر اعلےٰ کے بذرگ اس خلافت اولےٰ کی ہدائت کے نیچے ہم کو بتلاوین۔ مسیح موعود کے وصال کے بعد یہ پہلا مجمع جو اس قدر کثرت سے ہوا ہے یقین دلاتا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل کا وارث ہم کو اس صدر اعلےٰ کے بزرگون کے ذریعہ سے بنائیگا۔

مجلس معتمدین جس کا انعقاد بھی خود مسیح موعود کے ہاتھون سے ہو چکا ہے خدا کی نصرتون کے نیچے ہے اور اس کا ہر ایک ممبر اپنے اندر ایسی رُوح رکھتا ہے کہ جو اس خدمت اسلام کیواسطے منشاء الٰہی کے مطابق کام کرنے والی ہے پس ان کی تجاویز جب بالاتفاق پاس ہو کر ہم لوگون تک پہونچین تو ان کا عملدرآمد ہی ہم مین قدرت ثانیہ پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔ صدر اعلےٰ کے معزز طبقہ کا صدر نشین ہمارا سید و مولیٰ جو خلافت المسیح کی مسند پر جلوہ افروز ہے۔ اسلامی برکات اور فیوض کا وہ دریا بہارہا ہے کہ اوس کے حلقۂ درس مین بیٹھنے والے وہ بے بہا اور بیش قیمت جواہرات کا خزانہ جمع کر رہے ہین کہ جس کی اداے قلم آئے دن احمدیون کے گہرون مین اس برکت اور فیض کو پہنچا رہی ہے۔ کہ جس کا پہونچنا بجز ان کی سعی اور محنت کے محال تہا۔ ہم جو اس وقت یہان حاضر ہوئے ہین تو اس طبقہ اعلےٰ کے پاک مقاصد کو سننے کے واسطے حاضر ہوئے ہین۔ وہ زمانہ کہ ہم ایک آسمانی طاقت کے سہارہ پر جو مجسم طور پر بشکل حضرت مسیح موعود ہم مین موجود تہی بڑی بے فکری سے کام کرتے رہے گذر گیا اور جیسا کہ حضور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی مین ہم کو وصیت فرماکر اور اپنی رحلت کی خبر بحکم الٰہی سنا کر ظاہر کر دیا تہا کہ آپ کا جانا ہی ہمارے لئے بہتر ہے۔

وضع فطرت ترقی اقوام عالم کا مسئلہ بہت صاف ہے۔ بیشک قوم کی ترقی اس اعلےٰ فرد سے شروع ہوئی ہے جو ابتدا مین قومی ترقی کی بنیاد رکہتا ہے وہ اپنے زمانہ مین ایک زبردست طاقت اپنے اندر رکہتا ہے اور وہ تعلق اور جذب روحانی جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے اس کو ملتا ہے وہ اس کی قوم کے ہر ایک فرد مین بقدر استعداد سرائت کرتا ہے اور جب تک خدا کا منشا ہوتا ہے یہ ہدایت بذریعہ اس روحانی طاقت کے جاری رہتی ہے جب اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے۔ کہ قوم کے اکثر افراد مین وہ طاقت سرائت کر چکی ہے اور اب وہ وقت آنے کو ہے کہ قوم کی افرادی طاقتین مجموعی قوت سے اس غرض کو پورا کرین۔ جو کہ اس ایک کامل انسان کے ذریعہ سے ان کے سپرد کی گئی ہے اور خدا کے علم مین وہ اس منشاء الٰہی کے پورا کرنے کے اہل ثابت ہوئے ہین۔ تو ایسے وقت مین اس انسان کا کام پورا ہو جاتا ہے اور وہ طاقت یا قدرت قوم کے کسی زندہ فرد مین منتقل کی جاتی ہے اور پہر وہ قوم اور پہلے سردار کا خلیفہ اور اس امام کی صحبت سے فیض یافتہ روحین جو اس کی دائمی قرب کی وجہ سے اس کے پاک مشن اور خدا کے منشا کو اس امام کے قدمون پر چلانے کی قابلیت حاصل کر لیتی ہین قدرت ثانیہ کے ظہور کا باعث ہوتی ہین اس طرح سے خدا کی طاقت جزو سے کل طرف منتقل ہوتی ہے اور پہر خدا تعالےٰ کی تائیدات اس قوم کے کثیر افراد کے شامل ہو جاتی ہین اور الٰہی منشا اس کی نسبت کے مطابق جس کے واسطے پہلا سردار اور امام آیا تہا پورا ہو جاتا ہے یہی طریق ابد الآباد سے جاری ہے اور ہمارے رسول کریم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اس کا پورا نمونہ ہین۔ پس اس سے سنۃ اللہ کے مطابق ہم پر بھی اب وہ وقت آگیا ہے۔ احمدی قوم مین صدر اعلیٰ کے وہ بزرگ جو اپنے عزیز وطنون اور پیارے خویش اقربا کو ترک کرکے اور اپنے دنیاوی مقاصد مین پورے اہل ہونے کے باوجود اپنے سب دنیاوی منافع اور مقاصد کو دل سے ترک کرکے درویشانہ رنگ مین اپنے پیارے مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدمون مین ہجرت کرکے آبسے ہین اور انہون نے اس طاقت آسمانی اور جذب روحانی سے پورا حصہ لیا ہے اور ہم لوگ خوب جانتے ہین کہ وہ واقعی اہل ہین اس خدمت کے جواب قوم کی مجموعی طاقتون سے ظاہر ہوتی ہے پس اس موقعہ اور محل پر اور اس مقام پر کہ ہم کہڑے ہین ہمارا یہ کام ہے کہ ہم اس صدر اعلےٰ کے پاک نفوس جو اب بہی حضرت خلیفۃ المسیح کی روحانی طاقت کے زیر اثر ہین اور آپ کے اس جذب کو جو خدا کی طرف سے آپ مین پیدا ہوا ہے دن رات مشاہدہ کرتے اور خاندان نبوت کے پسماندہ پاک وجود جو اسی طبقہ اعلےٰ کے ساتھ شامل ہین یہ سب ملکر اپنی دعاؤن مین اللہ تعالیٰ کی نصرت اور حمایت کی وہ طاقت پیدا کر سکتے ہین جو بیرونجات کے احباب سے ابہی ممکن نہین۔ اِلّا ماشاء اللہ۔ بس اب ہمارے یہان آنے کی غرض و غائت یہی ہے۔ کہ ہم اپنی قولی اور فعلی اور مالی طاقتون کو ایک جسم اور ایک جان ہو کر صدر اعلےٰ کے بزرگون کے ماتحت کردین اور اون کے ارشادات کی تعمیل ہمارا فرض عین ہے۔

برادران! آپ کی طاقتین خدا کے فضل سے اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی برکت سے اس صراط مستقیم پر کھڑی کر دی گئین۔ جو ہم خدا سے پانچون وقت مانگتے ہین۔

اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے کہ وہ اسلام جو صدیون کے بعد سابقین اولین کے رنگ پر مسیح موعودؑ کی معرفت ہم کو دیا گیا ہے اپنا جلوہ دکھلائے۔ ہم کہان مسلمانون سے جو کچھ عرصہ اس سے پیشتر ہمارے ہمدرد اور محبت کا دم بھرنے والے تھے خواہ ان مین پیارے رشتہ دار تھے یا دوست اور رفیق تھے یا بحیثیت اسلام ہم سے کچھ محبت کا دم بھرنے والے تھے۔ ہم کو اپنے زعم مین اسلام سے برگشتہ سمجھ کر ترک کر دیا ہے اور اس وقت تک یہی کہ وہ خدا کی نصرتون کا زندہ ثبوت مشاہدہ کر رہے ہین اور اون کی سب آرزوئین یا خیالات جو ہماری تخریب اور نسیاً منسیاً ہو جانے کے نسبت تھے۔ ہباءً منثورا ہو چکے ہین اب تک اس کارخانہ الٰہی مین در آنے سے ہچکچاتے اور گریز کرتے ہین۔ خدا بہتر جانتا ہے کہ کب تک یہ صورت ہے مگر بہر حال بالفعل ہماری اُمیدین گو منقطع نہین مگر وہ سب ہم سے اجتناب کرتے اور دور ہٹے پڑے ہوئے ہین۔ اس کا فیصلہ اپنے وقت پر ہوگا۔ مگر عزیزو! اس سلسلہ آسمانی کے آبدار ہتیوا اب تو آپ کی چمک دکھلانے کا وقت ہے۔ وہ قدرت ثانیہ جس کا ہم کو انتظار ہے ہمارے ان افعال پر جو ہم صدر اعلیٰ کے بزرگون کے مقاصد کے تابع ہو کر بجا لائین گے۔ خدا کی طرف سے نازل ہونے پر ہے۔ قدرت ثانیہ کی برکت سے حصہ دینا بے شک خدائے ذوالجلال کا فعل ہے اور اس قدرت ثانیہ کے نزول اور ظہور کا محل اور مظہر ہونا ہمارے افعال کا نتیجہ ہے خدا کا وعدہ سچا ہے۔ وہ بے شک پورا ہوگا۔ مگر ۱۳۰۰ سال کے بعد جدید طور پر نعمت اسلام مسیح موعود کی پاک تعلیم سے ہم کو ملی ہے اس کے ظہور کا اول وقت مین مشاہدہ کرانا اور بقدر استعداد اس نعمت کا رنگ ہم مین دکھلائی دینا ان اسلامی جماعتون کے واسطے جنہون نے ہم کو اسلام سے برگشتہ سمجھ کر اجتناب اختیار کیا ہے اون کو ملزم کرنے والا ہوگا۔ ہم اس وقت اسی تعلیم کو جو مسیح موعود سے ہم نے حاصل کی ہے اور جسکو ہم نے سچا اسلام سمجھ کر اختیار کیا ہے اپنے اعمال و کردار سے واقعی اس نتیجہ پر پہونچانے کی کوشش کرین۔ جو کہ سچے اسلام کی پیروی کا نتیجہ ہے اگر باوجود اس مقام پر پہونچ جانے کے کہ جس کی نسبت خدا کے کلام نے ہمارے مسیح موعود ہمارے امام علیہ السلام کو مخاطب کرکے فرمایا کہ بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد۔ ہم آپ کی اس طاقت کا ثبوت اپنے ثبات و قیام سے اس محکم منار پر کہڑا ہونے کا نہ دین۔ تو پہر کیا یہ سچ نہین ہے۔ کہ ہم سخت بدقسمتی سے انکار

کرنیوالے ہوں گے۔ کسی ایسی قوم کا جو اس معیار پر مستحکم ہو کر اللہ تعالیٰ کے اس کلام پاک کی سچی مورد ہو۔ یہ بہت فخر اور فکر کا مقام ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال کے بعد جو تقویت اور استحکام قوم احمدی کے افراد کو خدا نے بخشا ہے وہ بے شک ان کی آئندہ زندگی کو نتیجہ خیز ثابت ہونے کی امید دلاتا ہے اور اس نے مخالفوں کی جھوٹی خوشیوں کو پامال کر دیا ہے اور آج کا مجمع بھی ان کے خلاف امید ان کو حسرت و ندامت کے دریا میں غرق کرنے والا ہے۔ مگر ہماری ہمت کیا ہمارے مخالفوں کو یہاں تک سبق دینا کافی سمجھتی ہے نہیں ہرگز نہیں اور ہمارا کبھی یہ منشاء ہوگا کہ ہم ان کی بدنصیبی پر خوش ہوتے ہیں بلکہ ہمارا یہ کام ہوگا اور پہلے بھی یہی کام رہا ہے اور ہمارے امام ؑ کی سنت بھی یہی ہے۔ کہ ہم اللہ تعالیٰ سے ان کی ایمانی حالت کی درستی اور اسلام کے سچے اصولوں کے پابند ہو جانے کی دعائیں مانگتے رہیں تاکہ وہ اس نعمت سے جو اسلام کے کامل ہو جانے سے اللہ تعالیٰ نے اخیر زمانہ میں مقدر کر رکھی ہے پورے بہرہ یاب ہوں۔

برادران! آج ذریعہ ہم کو اپنی عزت بحال کرنے کا دیا گیا ہے وہ صرف اس رنگ کا نہیں ہے کہ ہم اپنی ملازمتوں، حرفوں اور تجارتوں اور دیگر دنیوی کاروبار میں جس حیلہ جائز و ناجائز سے ہو سکے روپیہ کمائیں اور پھر اس کو نفسانی خواہشوں اور محض دنیوی اور دنیا کے رسمی عزت کے کام میں صرف کریں اور دنیا میں صاحب جائداد اور دولتمند اور امیر کہلائیں اور ہر ایک دنیوی حالت میں ایسے بلند ہوں۔ کہ اس بلندی میں اسلامی فرائض اور شعار خواہ کیسے ہی پست حالت پر پہونچ جاویں ان کی پرواہ نہ کریں۔ اگر مسیح موعودؑ کے بتلائے ہوئے اسلام اور آپ سے تعلیم حاصل کرنے اور آپ کا شاگرد کہلانے کے بعد بھی ہماری سعی اور تگ و دو صرف اسی حد تک رہنی تھی۔ تو پھر ہم کو اپنی قوم اور برادری اور رشتہ داروں کو ناراض کرنے اور ان سے قطع تعلق کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہی تو وہ ہم سے چاہتے ہیں اور ہم نے ان کی ان سب درخواستوں کو نامنظور کیا اور ان کی ساری خوشیوں کو ملیامیٹ کیا۔ اب بھی وہ دنیا جس کو ہمارے امام علیہ السلام نے اندھی دنیا سے تعبیر کیا ہے انہیں شغلوں میں رات دن سرگرداں ہے پس اگر اس سلسلہ پاک میں داخل ہو کر ہمارے بھی یہی شغلے ہیں تو بہتر تھا کہ وہاں رہتے جہاں پہلے تھے پس ہمارا ذریعہ عزت یہ ہے۔ کہ ہم حضور امام ؑ کی سب تعلیموں اور ہدایتوں پر کاربند ہوں اور سب سے پہلا کام جو ہم کو کرنا ہے وہ تہذیب نفس ہے۔ تہذیب نفوس کا مسئلہ بہت تاریکی میں پڑ گیا ہے۔ آجکل مہذب انسان جس رنگ میں تہذیب تہذیب پکارتے ہیں وہ تہذیب ایسی گرمی اور سختی ہے کہ مذہبی فرائض میں سے کسی فرض سے محرومی ان کی تہذیب نفس میں کوئی نقص پیدا نہیں کرتی۔ کسی اسلامی شعائر کی بے ادبی اور کسی قرآنی تعلیم کی خلاف ورزی اور کسی جائز ناجائز یا حلال حرام سے بے پرواہی ان کی سنگین تہذیب کو نہیں ٹال سکتی وہ اپنے ذرائع معاش میں آزاد ہیں۔ جو جی چاہے کریں جو مرضی ہو کھائیں پئیں ان کو چاروں مذہب حلال ہے پس اگر احمدی قوم کی عزت یہی عزت ہے اور احمدی قوم کی تہذیب نفس یہی تہذیب ہے اور احمدی قوم نے بھی اسی طرح دولت مند۔ صاحب ثروت۔ صاحب اقبال جنٹلمین بننا ہے تو احمدی قوم میں شامل ہونے کے سوا یہ آزادی تو بڑے فراخ پیمانے پر حاصل ہو سکتی تھی مگر احمدی قوم نے حضرت مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؑ کے بعد احمدؐ کی غلامی کا رنگ جس طرح نمودار کرنا ہے وہ تہذیب نفس ہے جو منشاء رسالت محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جو منشاء ہے تعلیم قرآنی کا اور جو تہذیب ہے حضرات اصحاب کبار رضوان اللہ علیہم اجمعین کی اور پھر جو تہذیب نفس ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کہ جس تکمیل تہذیب پر خدا ان سے ہمکلام ہوا اور الہام الٰہی کے وہ مورد ہوئے اور جو تہذیب حاصل ہوتی ہے کامل پیروی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ تہذیب نفس سب سے بڑی دولت ہے اور یہی ایک طاقت ہے جس کے غالب ہو جانے سے باقی سب طاقتیں اعتدال پر آ جاتی ہیں۔ اس زمانہ میں وہ ترقی جو محض دنیوی رنگ اپنے اندر رکھتی ہو اور جو اس پاک زندگی سے جو تعلیم الاسلام کا سچا منشاء ہے۔ بالکل محروم کر دے۔ وہ ترقی خدا کو پسند نہیں ہے۔ یہ ترقی اور ایسی ترقی کرنے والی قومیں تو حضرت مامور من اللہ امام مفترض الطاعۃ کے مبعوث ہونے سے پیشتر بھی موجود تھیں اور اس رنگ میں اصلاح یا ریفارمیشن کرنے والے ریفارمر یا مصلح بھی قدم قدم پر موجود ہیں۔ مگر آسمانی بادشاہت کی نظر میں یہ ترقی تنزل کی نگاہ سے دیکھی گئی اور احمدی قوم کا سردار اور امام ایک پُرشوکت باہیبت دعویٰ کے ساتھ کھڑا ہوا اور اس نے ترقی اور تہذیب نفوس انسانی کی جو بنیاد ڈالی۔ وہ موجودہ اصول ترقی سے کسی حد تک ایسی طرح واقع ہوئی۔ کہ جو نفسانی حظوظ اور سفلی لذائذ کے مخالف پڑی اور جس نے حیوانی خصائل کو انسانی جامہ کے نیچے پورا کرنا مکروہ قرار دیا۔ جن سعادت مندوں نے غائر نظر سے نگاہ ڈالی۔ وہ تاڑ گئے انہوں نے اس نقص کو سمجھ لیا۔ اور وہ اس کی درستی کے واسطے تیار ہو گئے مگر جن کو ایسی طہارت نفس سے سروکار نہ تھا اُنہوں نے بے قیدی میں زندگی بسر کرنے کو ترجیح دی اور یہ قرار دیا کہ ایسی زندگی بسر کرنا ترقی کا مانع ہے بے شک جس ترقی کے وہ شیدا ہیں اور جس بے قید آزادی کے وہ دلدادہ ہیں بیشک ایسی پاک زندگی اس ترقی کی مانع ہے مگر ساتھ ہی انسانیت کا حیوانیت کی طرف منتقل ہونا ایک انقلاب عظیم کا باعث ہو رہا ہے منشائے حکیم نے چاہا ہے کہ اس انقلاب عظیم میں جو ابھی نظروں سے پوشیدہ ہے، ایک ایسی قوم کو سرفراز کرے اور عزت دلائے۔ جو صحیح معنی تہذیب نفس کے مقام پر بنی نوع انسان کی لئے رحمت ثابت ہونے والی ہو۔ حقوق انسانی کا اتلاف حد سے بڑھ گیا ہے بیجا آزادی سے فسق و فجور کا سیلاب انسانی نسلوں کی شرم و حیا کو تباہ کرتا چلا جاتا ہے شرافت اور پاکدامنی کا شور و فغاں اب نفس پرور ظالموں کو سبق دینا چاہتا ہے۔ زمین کی طاقت اب بے حیائی کے بار کو اٹھانے سے عاجز آگئی ہے آسمانی طاقتیں دن بدن نیا سامان دکھلا رہی ہیں۔ اب ایک نئی ہاتھ اپنا کام کرنا چاہتا ہے اس لئے خدا نے اپنی حکمت سے مسیح موعود کا آخری نشان دکھلا دیا ہے۔ اب اے احمدی قوم تو کیوں دوسری قوموں کی ناگوار ترقی کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتی ہے۔ قومیں گھبرا رہی ہیں سچی تہذیب نفس اور حفاظت نفوس انسانی کا سبق دینے کے لئے ایک قوم تیار ہو رہی ہے اور وہ قوم ہو نہ ہو تو ہی ہے۔ پس تو تزکیہ نفس کے مقام پر کھڑی ہو جا تجھے اس وقت کسی ہتھیار کی ضرورت نہیں اور نہ کوئی تلوار اس مقابلہ اقوام میں درکار ہے جن دنیوی ہتھیاروں کے ساتھ اور جس دولت و ثروت کے سہارہ پر تو کھڑا ہونا چاہتی ہے اس میں وہ قومیں جن سے تیرا مقابلہ ہے۔ بہت بڑھ گئی ہیں۔ ہاں تجھ کو ایک ہتھیار دیا گیا ہے اور تیرے ہاتھ میں اب ایک ہی تلوار ہے وہ کیا ہے تہذیب نفس۔ یہ ہتھیار اب کسی پاس نہیں اور اللہ تعالیٰ اب چاہتا ہے۔ کہ جو تہذیب نفس کے ہتھیاروں سے آراستہ ہو اس کو بااقبال کر کے دکھلائے۔ پس آؤ ہم یہ ہتھیار پہن لیں اور پھر خدا کی نصرت اور امداد کو ساتھ لے کر میدان مقابلہ میں اتر پڑیں۔ پھر فتح ہماری ہے۔ اگر ہم تہذیب نفس کے زیور سے آراستہ ہوں گے تو ہم قوموں کو خوبصورت دکھلائی دیں گے، ہم ان کی عفت و عصمت کا قلعہ ہوں گے ہم ان کے حقوق کے بحال کرنے کا ذریعہ ہوں گے ان کے

ناموس ہماری پاک نفوس کی حفاظت میں آنا خود پسند کریں گے ہم کہ وہ خدا کو دوبارہ اپنی گے اور وہ طاقت جس میں وہ کمزور ہیں ہم سے حاصل کرنے کے محتاج ہوں گے۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے ایک دفعہ خواب میں دیکھا تھا۔ کہ میں اپنے احباب کے ایک مجمع میں کھڑا ہوا کچھ بیان کر رہا ہوں اور اس وقت تقریر کے رو میں میری زبان پر یہ فقرہ بے اختیار جاری ہوا کہ تہذیب نفس ایک تیز تلوار ہے جو سر سے لیکر پاؤں تک فنا کر دے گی۔ یہ فقرہ میری زبان پر جاری تھا کہ آنکھ کھل گئی اس وقت میں سمجھا کہ بس احمدی قوم کے پاس اس سے بہتر کوئی ہتھیار نہیں۔ جو دوسری قوموں پر اس کو فتح یاب کر سکے۔ دوسری تدابیر جو زمانہ کی روش کے مطابق مصلحان قوم نیک نیتی سے قوم کی بہتری کے لئے آجکل کے جلسوں میں پیش کرتے ہیں اور قوم کو ان پر عملدرآمد کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ وہ اسی صورت میں قوم اسلام کے لئے موجب برکت ہو سکتی ہیں۔ کہ اسلامی طریق پر تہذیب نفس کامل درجہ پر ان کے ساتھ موجود ہو اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ احمدی قوم کے لئے اس کے سوائے دوسری اقوام پر ترجیح حاصل کرنے کی کوئی راہ نہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود کی تعلیم پاک کا عملی رنگ میں ثبوت دے اور اوس کا حال و قال یکساں ہو ہر ایک احمدی کا عمل وجود اس پاک طریق عمل سے ایسا ہونا چاہیئے کہ ہر ایک مشاہدہ کرنے والا اضطرارا بول اُٹھے۔ کہ یہ انسان پاک ہے اور واقعی احمدی ہے۔ اس زمانہ میں جو آخری زمانہ ہے اسلام کا باغ بہت بے رونق ہو گیا ہے اور اس باغ کے ثمردار درخت بالکل نابود ہو گئے ہیں مگر اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق پھر اس باغ کو سرسبز کرنا چاہتا ہے اس باغ کی پہلی پود وہ پودے ہیں جو کہ مسیح احمدی کے ہاتھوں سے لگائی گئی ہے۔ جو لوگ اب تک نہیں سمجھے کہ اس باغ میں کیا بربادی آئی اور کس طرح ویران ہوا ہے وہ دراصل اسلام کے سچے مقصد سے ہی دور چلے گئے ہیں۔ ان کو نظر نہیں آتا کہ اسلام انواع و اقسام کے حوادث سے آفت رسیدہ ہو گیا ہے اور اندرونی طور پر تو کئی بوٹے خشک ہو کر جڑھ سے اکھڑ گئے ہیں۔ یعنے جو لوگ اسلام کے مدعی تھے محض ان کی زبان پر اسلام رہ گیا ہے اور حقیقت اسلام کی ان کے دلوں سے مفقود ہو چکی ہے۔ ان کو بے قیدی اور آزادی کے طور پر زندگی بسر کرنا بہت پسند آتا ہے۔ نماز روزہ اور حج زکوٰۃ پر تمسخر کیا جاتا ہے۔ بہشت دوزخ پر ہنسی کی جاتی ہے اگر اسلام کا نام ہی لیا جاتا ہے۔ تو اس سے مراد یہ رکھی جاتی ہے کہ جس میں تکالیف شرعیہ سے بالکل آزادی ہو اور اپنی طرف سے ایسا اسلام بنایا جاوے۔ کہ وضو اور غسل کی حاجت نہ رہے اسلام سے پردہ کی رسم اُٹھ جاوے اور شراب اور سود وغیرہ کی حرمت کا مسئلہ بھی ان کی مرضی کے موافق صاف ہو جاوے جس سے آہستہ آہستہ خطوط نفس کی راہ کھل جاوے اور نمازوں کا پڑھنا اور عبادت کرنا اور خدا تعالیٰ کی راہ میں مجاہدات بجا لانا یہ تمام احکام منسوخ کر دئے جاویں اب وہ اسلام جو ممتاز اقوام کو پسند ہے اس کا نقشہ تو یہی ہے۔ پس ایسے وقت میں احمدی قوم کے واسطے سچے اسلام کے ظاہر کرنے کا میدان صاف ہے اور اسلام کی پوری پابندی دنیا کی دوسرے درجا ہوں کے ساتھ گویا کل اقوام کے مذاہب کے لئے ایک ایسا سبق ہے۔ جو اس وقت صرف احمدی قوم حضور مسیح موعود کے پیش کردہ اسلام کے مطابق دے سکتی ہے اللہ تعالیٰ ہم کو اس قابل کرے کہ ہم قولی فعلی۔ حالی عبادتوں سے اسلام کا چہرہ دکھلانے والے ہوں اور ہماری ہر ایک وجاہت میں اسلامی پاکیزگی اور طہارت کا رنگ ہو اور ہمارا غایت المقصود صرف اللہ تعالیٰ کو خوش کرنا ہو۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علے رسولہ محمد وعلےٰ آلہ واصحابہ اجمعین

خاکسار میر حامد شاہ سیالکوٹی

ریویو

دیسی کلنڈر ۱۹۰۹ء

انگریزی کے کلنڈر یعنی سال بھر کی جنتری جن میں ہر ایک مہینہ کی تاریخ سامنے آجائے بہت مفید ہیں لیکن ان میں اپنے قمری اور ہندی ماہ کی تاریخیں نہیں ہوتیں اور ہم کو زیادہ تر ضرورت ان کی ہی پڑتی ہے اس ضرورت کو نیاز علی خان صاحب تاجر کتب مالک مطبع افغانی امرتسر نے بڑی عمدگی سے پورا کر دیا ہے کلنڈر خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپا ہے اور قیمت صرف ۱؎ ہے۔ مذکورہ بالا پتہ پر مل سکتا ہے۔

جمال یوسف

یہ ایک رسالہ ہے متضمن برحالات شیخ محمد شاہ یوسف گردیزی ملتانی ۳۲ صفحہ کا اچھے کاغذ پر عمدہ چھپا ہوا کتب خانہ صابر ملتانی بوہڑ دروازہ شہر ملتان سے ۵؍ پر ملتا ہے یہ ترجمہ کسی قلمی کتاب کا ہے پہلے بزرگوں کے حالات اگر اس نظر سے دیکھے جاویں کہ ان میں کیا خوبیاں اور نیکیاں تھیں جن سے وہ اس قدر مقبول بارگاہ الٰہی و منظور نظر خلائق ہوئے تو بہت مفید ہے اس نظر سے اس رسالہ کو خریدنا چاہیئے۔ مگر افسوس کہ ہمارے سوانح نویس پرستان خیال کی طرز پر چند فسانے گھڑ کر کرامات نام رکھتے ہیں اور ان بزرگوں سے منسوب کر کے خواہ مخواہ چہرۂ اسلام کو مکدر از غبار شبہات کرتے ہیں۔ ...... کرامات الاولیاء حق ہمارا مذہب ہے بلکہ ہم نے خود ایک نبی کے معجزوں کو دیکھا جو ہم میں رہا مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ جو خرق عادت بات ہو جب کسی بزرگ سے منسوب کر دی جاوے تو صحیح بھی ہو۔ مردے زندہ کرنا بلکہ چالیس پچاس مردوں کا قبروں سے سر باہر نکال کر دیکھنے لگ جانا سنۃ اللہ کے خلاف ہے یہ کرامتیں نہیں بلکہ انبیاء کی ہتک ہے جن سے کفار نے کہا مگر اس کا جواب نفی میں ملا۔ ایسا ہی قبر سے بیعت کے لئے ہاتھ کا نکلنا یہ خواب کی باتیں ہونگی۔ پھر حضرت کا نام رد کرنے کی تلقین رفع مصائب کے لئے شرک ہے جو ظلم عظیم ہے۔ قل ادعوا الذین زعمتم من دونہ فلا یملکون کشف الضر عنکم ولا تحویلا۔ ہمیں بار بار تعجب آتا ہے کہ پہلے تو کہا گیا ہے کہ یہ تصرف فی الامور مشترکہ ہے۔ اہل حق و اہل باطل میں اور دوسری طرف ایسی کرامتوں پر زور دیا گیا ہے اور دیا جاتا ہے اور ظہور علوم و معارف کی کوئی مثال نہیں دیجاتی جس سے صاف ثابت ہے کہ مسلمان بھی آجکل ہندوؤں کی طرح کتھا سننے کے مشتاق ہو رہے ہیں۔

شفاخانہ ڈاکٹر روفے صاحب لاہور

گذشتہ سفر لاہور میں ہمیں ڈاکٹر صاحب کا شفاخانہ دیکھنے کا اتفاق ہوا ڈاکٹر صاحب اور ان کی میم صاحبہ بہت توجہ اور محنت کے ساتھ بیماروں کا علاج کرتے ہیں غرباء کو ایسی دوائیاں بتلاتے اور دیتے ہیں جو کم قیمت ہوں مگر فائدہ زیادہ دیں مگر سب سے عمدہ بات جو ہمیں ڈاکٹر صاحب کی زبانی معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے بیماروں کی شفا کے واسطے دعا بھی کرتے ہیں اگرچہ ان کی دعا اپنے ساتھ شرک کی آمیزش کے سبب غلط راہ اختیار کرنیوالی ہے تاہم یہ خوبی کی بات ہے کہ وہ دیگر عیسائی ڈاکٹروں کی طرح دعا سے لاپرواہ نہیں ہیں ہمارے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ طبیب کو چاہیئے کہ بیمار کے واسطے دعا بھی کرے اور دوا بھی اور اسباب کو پوری طرح مہیا کرتے ہوئے دعا پر کامل بھروسہ کرے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کا مطب ریلوے روڈ پر متصل سبزی منڈی واقع ہے۔

خطبہ جمعہ

(یکم جنوری ۱۹۰۹ء)

میں اپنے احمدی بھائیوں کو خصوصیت سے اس خطبہ جمعہ کیطرف متوجہ کرتا ہوں۔ کیونکہ یہ بہت سے قیمتی نصائح اور معارف وحقائق قرآن کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔

وقالوا قلوبنا غلف۔ بل لعنهم الله بكفرهم فقليلاً مايؤمنون ولما جاءهم كتاب من عند الله۔ مصدق لما معهم - وكانوا من قبل يستفتحون على الذين كفروا - فلما جاءهم ما عرفوا كفروا به۔ فلعنة الله على الكافرين۔

بہت سے لوگ فرحوا بما عندهم من العلم پر نازان ہوتے ہیں اور نئی بات کے ماننے سے پس وپیش کرتے ہیں وہ کہتے ہیں۔ " قلوبنا غلف۔ یعنے ہمارے دل ناممتون ہیں۔ خداتعالیٰ فرماتا ہے۔ یہ بات نہیں بلکہ کفر کے سبب انپر لعنت پڑگئی ہے

انبیاء کے ماننے میں پچھلوں کے لئے تو بہت آسانی ہے کیونکہ ان کے پاس نمونہ موجود ہے مگر پہلوں کے لئے بہت مشکل تھی۔ دیکھو جس قدر مشکل حضرت آدم ونوح علیہ السلام کیوقت میں تھی وہ نبی کریم کے وقت میں ہرگز نہ تھی کیونکہ یہود دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے انبیاء جولائے ہیں نبی کریم ان کے خلاف کچھ نہیں فرماتے تعظیم لامر اللہ، شفقت علیٰ خلق اللہ یہی تمام انبیاء کے دین کا خلاصہ ہے۔ پھر ہمارے لئے مسیح موعود کے ماننے میں تو بہت ہی آسانیاں ہیں۔ اولیاء میں جو کچھ بطور امر مشترک موجود تھا وہ ہمارے امام میں بھی تھا۔ آپ جو تعلیم دیتے اس میں بھی کوئی نئی بات نہیں۔

کلمہ شہادت سے اب اس کے ماننے میں کیسے عذر ہو سکتا ہے۔ پھر یہ اقرار کس شرع اسلام کے خلاف ہے کہ میں تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا اور امر معروف میں بقدر امکان کوشش کرونگا۔ آپکے کل وظیفے کسی کو معلوم نہیں مگر سبحان اللہ سبحان اللہ تو ان کی زبان سے سننے والے ہم میں بھی موجود ہیں۔ پھر مسیح کی وفات سے یہ بھی کوئی نیا مسئلہ نہیں۔ جتنے رسول آئے۔ سب ہی فوت ہوتے۔ کسی نے اپنے سے پہلے نبی کی حیات کا دعوےٰ نہیں کیا۔ نبی کریم کی وفات پر یہ مسئلہ پیش آیا۔ تو ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل سے ابوبکر کی مشکل آسان ہوگئی۔ باوجود اس صاف اور سیدھی تعلیم کے پھر بھی کوئی نہ مانے اور کہے کہ ہم نے جو کچھ سمجھنا تھا سمجھ لیا۔ تو یہ لعنت کا نشان ہے۔

سب سے پہلے آدم کے زمانہ میں مسئلہ خلافت پر بحث ہوئی پھر داؤد کو خلیفہ بنایا گیا۔ پھر نبی کریم کے زمانہ میں بھی مسئلہ پیش آیا۔ مگر ہمیشہ خدا کا انتخاب غالب رہتا ہے۔ یہ عیب چینی کی راہ بہت ہی خطرناک راہ ہے عیسائیوں نے اس راہ پر قدم مارا۔ نقصان اٹھایا۔ ایک نبی کی معصومیت کے ثبوت کے لئے سب کو گنہگار قرار دیا۔ پھر آریہ نے یہی طریق اختیار کیا وہ بھی دوسرے مذاہب کو گالیاں دیا جاتے ہیں۔ پھر شیعہ ہیں وہ بھی خلفائے راشدین پر تبرہ بھیجنے کے گناہ میں پڑ گئے۔ ایک دفعہ امرتسر میں میں نے ایک شخص کو قرآن کی بہت ہی باتیں سنائیں۔ میرا ازار بند اتفاق سے ڈھیلا ہو گیا۔ آخر اس نے مجھ پر یہ اعتراض کیا کہ تمہارا پاجامہ ٹخنوں سے کیوں نیچا ہے۔ میں نے کہا۔ اتنے عرصہ سے جو تم میرے ساتھ ہو تمہیں کوئی بھلائی مجھ میں نظر نہیں آئی سوائے اس عیب کے اور یہ عیب جو تم نے نکالا یہ بھی ٹھیک نہیں کیونکہ حدیث میں جر ثوبہ خیلاء آیا ہے اور یہاں اس بات کا وہم تک نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قالت اليهود ليست النصارى على شيء وقالت النصارى ليست اليهود على شيء وهم يتلون الكتاب - كذالك قال الذين لا يعلمون

گویا اس طرح کہنا لایعلم لوگوں کا دستور ہے۔ عیب شماری کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا ٹھیک نہیں کچھ اپنی اصلاح بھی چاہیئے ہمیشہ کسی دوسرے کی عیب چینی سے پہلے اپنی گذشتہ عمر پر نگاہ ڈالو کہ ہم نے اتباع رسول پر کہاں تک قدم مارا اور اپنی زندگی میں کتنی تبدیلی کی ہے۔ ایک عیب کی وجہ سے ہم کسی شخص کو برا کہہ رہے ہیں کیا ہم میں بھی کوئی عیب ہے یا نہیں اور اگر اس کی بجائے ہم میں یہ عیب ہوتا اور ہماری کوئی اس طرح پر غیبت کرتا تو ہمیں برا معلوم ہوتا یا نہیں۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں کسی نے ایک شخص کو جھوٹا کہہ دیا اس پر وہ بہت جھنجھلایا کہ اوہو ہم جھوٹے ہیں؟ فرمایا کیا اس شخص نے کبھی جھوٹ نہیں بولا جو اتنا ناراض ہوا ہے اسے چاہیئے تھا کہ اپنی پہلی عمر کا مطالعہ کرتا اور دیکھتا کہ آخر کبھی تو میں نے جھوٹ بولا اور خدا نے ہمیشہ ستاری کی ہے۔ پس اب کسی کے کہنے پر میں کیوں اتنا ناراض ہو رہا ہوں۔

لوگ میں گھڑت اصول بنا لیتے ہیں اور پھر ان پر کسی کی صداقت کو پرکھتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ ہم فلاں شخص کی پیٹھ کے پیچھے ہو کر درود پڑھیں گے اگر ولی ہوا تو ضرور اپنی پیٹھ پھیر بیٹھے گا۔ حالانکہ یہ ان کی صریح غلطی ہے اس طرح تو کوئی ولی امام صلوٰۃ نہیں بن سکتا بلکہ صف اول میں کھڑا نہیں ہو سکتا کیونکہ لوگ [illegible] پیٹھ کے پیچھے درود پڑھیں گے۔

میں نے ریل میں کسی کو نکتہ معرفت سنایا مگر اس نے توجہ نہ کی بلکہ کہا کہ آپ کو قرآن شریف نہیں آتا۔ مطلب یہ تھا کہ علم تجوید وقرآت کے مطابق آپ کو نہیں پڑھا

پس میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ معائب کی طرف خیال نہ کرو بلکہ خوبیوں کو دیکھو۔ ہمارے بیانوں کا قرآن ہمیں ہے۔ اس کے اخیر میں قل اعوذ برب الفلق ہے کہ ایسا نہ ہو کسی طرح ابتلاء آجائے اور کوئی بات ہمیں بے ایمان کردے۔ اذا قرأت القرآن فاستعذ بالله سے بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ قرآن مجید کے ختم کے بعد معوذتین پڑھ لینی چاہیئے۔ اور بعض کہتے ہیں ابتداء میں پڑھنی چاہیئے بہرحال مقصد حاصل ہے جو یہ ہے کہ قرآن کے پڑھتے وقت اگر ہم نے کوئی غلطی کی یا بے سمجھی تو آئی یا ایسی لغزش کے آئندہ واقع ہونے سے ہمیں بچالے۔ اور کلمۃ الحکمۃ سے مستفید کرے

(۳) اللہ کو بہت یاد کرو۔ ہر وقت دعا میں لگے رہو اور اپنی حالت کی تبدیلی کرنے کی کوشش کرو تم اس وقت دوسری قوموں کے لئے نمونہ ہو پس اپنے تئیں نیک نمونہ بناؤ۔

امام ابوحنیفہ ایک دفعہ کہیں جارہے تھے ایک لڑکے کو دیکھا جو کیچڑ میں دوڑا دوڑا جارہا ہے آپنے اسے فرمایا کہ دیکھو میاں لڑکے کہیں پھسلنے ہو لڑکے نے کہا آپ اپنا خیال رکھئے۔ کیونکہ میں پھسل گیا تو خیر صرف مجھے تکلیف پہونچیگی مگر آپکے پھسلنے سے ایک جہان پھسلیگا۔ امام ابوحنیفہ کہتے ہیں اس سے بہتر کسی کی نصیحت نے مجھ پر اثر نہیں کیا اور یہ ہے بھی سچ - اذا فسد العالم فسد العالم اسی طرح تمہاری لغزش کا اثر صرف تمہیں تک محدود نہیں بلکہ دور تک جاتا ہے۔ پس سوچ سوچ کر قدم اٹھاؤ۔ حضرت صاحب کے زمانہ میں آپکے سامنے کسی نے کہا کہ فلاں آدمی میں یہ یہ عیب ہے۔ فرمایا کیا تو نے اس کے لئے چالیس روز دعا کرلی ہے جو مجھ سے شکایت کرتا ہے میرا دوست اگر ملے اور اس نے شراب بھی پی ہو تو میں اسے خود اٹھا کر کسی محفوظ مکان میں لے جاؤں۔ پھر آہستہ آہستہ اس کی اصلاح کروں۔

عیب شماری سے کوئی نیک نتیجہ نہیں نکل سکتا کسی کا عیب بیان
کیا اور اس نے سن لیا وہ بغض و کینہ میں اور بھی بڑھ گیا میں
کیا فائدہ ہوا۔ بعض لوگ بہت نیک ہوتے ہیں اور نیکی کے
جوش میں سخت گیر ہو جاتے ہیں اور امر بالمعروف ایسی طرز میں
کہتے ہیں کہ گناہ کرنے والا پہلے تو گناہ کو گناہ سمجھ کر کرتا تھا
پھر جھنجھلا کر کہہ دیتا ہے۔ کہ جاؤ ہم یونہی کریں گے
امر بالمعروف کرتے ہوئے کسی نے ایک بادشاہ کا
مقابلہ کیا۔ بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دیا اس پر ایک بزرگ
نے کہا کہ امر بالمعروف کا مقابلہ گناہ تھا مگر ایک مومن کا قتل
اس سے بھی بڑھ کر سخت گناہ ہے۔

واعظ کو چاہئیے کہ ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ
والموعظۃ الحسنۃ پر عمل کرے اور ایسی طرز میں کلمۂ حکمۃ گوش
گذار کرے کہ کسی کو برا معلوم نہ ہو۔

تم لوگ جو یہاں باہر سے آئے ہو اگر کوئی نیک بات یہاں
والوں میں دیکھتے ہو یا یہاں سے سنتے ہو تو اس کی باہر اشاعت
کرو اور اگر کوئی بری بات دیکھی ہے تو اس کے لئے درد
دل سے دعائیں کرو کہ الٰہی اب لاکھ ہا روپے خرچ ہو کر
یہ ایک قوم بن چکی ہے۔ اور یہ قوم کے امام بھی بن گئے ہیں
پس تو ان میں اصلاح پیدا کر دے۔

المجدد کے ایڈیٹر کی بیہودہ گوئی

آج المجدد کا ایک رسالہ جو نمبر ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ کا مجموعہ ہے میری نظر
سے گذرا اس کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ اس کا ایڈیٹر تاج الدین
مجددی نقشبندی کوئی نہایت ہی پست فطرت آدمی ہے
رسالہ کا نام اور تاج الدین کی نسبتیں اس بات کی متقاضی تھیں
کہ تاج الدین کوئی اعلیٰ درجہ کا صوفی منش اور قابل آدمی ہو گا لیکن
رسالہ کے مطالعہ سے معلوم ہو گیا کہ پست خیالی اور بدلگامی
کی کوئی ایک زندہ تصویر تلاش کی جائے تو المجدد کے ایڈیٹر
پر شاید سب سے پہلے نظر پڑے۔ میرے مکرم اور معزز مہربان
حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل نے ۲۰ اگست ۱۹۰۸ء
کے بدر میں، کالم کا مبسوط اور نہایت ہی پُر مغز مضمون
نقشبندیوں کے متعلق لکھا تھا۔ قاضی صاحب کے مضمون کو میں
نے آج پھر ۱۹۰۸ء کا فائل نکال کر بغور مطالعہ کیا قاضی صاحب
مکرم نے اپنے مضمون میں بیسیوں ایسی زبردست علمی باتیں
نہایت خوبی اور کمال متانت کے ساتھ تحریر فرمائی ہیں کہ ایڈیٹر المجدد
تو کیا اس کے پیر مغان سے بھی ان کی تردید محال ہے۔ سچ ہے
کہ سچی بات کو بھلا کوئی رد ہی کیا کر سکتا ہے۔ حضرت قاضی صاحب نے
نقشبندیوں کی بعض غلطیوں اور ایڈیٹر المجدد کی بعض قابل شرم
بیہودہ گوئیوں کا ذکر فرماتے ہوئے ضمناً نہایت ہی معمولی اور
سرسری طور سے اوس کے دو شعروں کی طرف بھی کوئی
ذرا سا اشارہ کر دیا تھا۔ اور وہ کوئی ایسی بات نہ تھی۔ کہ قاضی
صاحب کے نہایت قیمتی اور بسیط مضمون کے پڑھنے والے
کو محسوس بھی ہوتی ہو اس لئے کہ قاضی صاحب کے مضمون
کا ماٹو ذرہ بھر اور ہی تھا نہ کہ ایڈیٹر المجدد کی شاعری اور
زباندانی کی کمزوری دکھانا۔ لیکن چونکہ تاج الدین سے حضرت
قاضی صاحب کے عالمانہ اور زبردست مضمون کا جواب کچھ
بھی نہ دیا گیا اور وہ مار سیاہ کی طرح پیچ و تاب کھا کر اور چڑ
چڑا ہو کر رہ گیا تو پبلک کو دھوکا دینے کے لئے اوس نے
ایک عجیب بے حیائی اور فریب کا کام لیا کہ قاضی صاحب
کے اوس فقرہ کو جس میں انہوں نے اوس کے دو شعروں
کی شاعرانہ غلطی سے چشم پوشی فرما کر صرف نفس مضمون
کی خرابی اور اس کے نامناسب ہونے کی طرف اشارہ فرمایا
تھا۔ پیش نظر رکھ کر اور اپنی بدلگامی اور دشنام دہی کے
لئے ایک چھیڑ ٹھہرا کر اس طرح اپنی شرافت کا ثبوت دیتا اور
اپنے زعم میں گویا قاضی صاحب کے جواب سے سبکدوش بنتا
ہے۔ وھو ھذا۔

"ان بیچاروں کو کیا معلوم کہ نکات شعری خداوند تعالےٰ
کی طرف سے خاص خاص لوگوں کو عطا ہوتے ہیں اور پھر
میرے اشعار کی حقیقت کو پہونچنا آپ جیسے کوڑ مغزوں
کا کام نہیں کیونکہ خداوند تعالیٰ نے مجھ کو فن نظم میں ایک
خاص جدت اور اجتہاد عطا فرمایا ہے .... عموم
تو در کنار خاص خاص شاعر بھی میرے کلام کی تہ تک نہیں
پہونچ سکے اور پھر آپ جیسے تیرہ باطن میرے کلام کو
کیا سمجھیں گے۔ ؎
نہ سمجھا عمر گذری اس بت کافر کو سمجھاتے۔ پگھل کر موم ہو جاتا اگر پتھر کو پگھلاتے
یہاں تک کہ مجھے اپنی جدت پسندی اور اپنے پاکیزہ
کلام پر فخر ہے ...."

ناظرین کو واضح ہو کہ تاج الدین نے اپنے رسالہ کے
دو ڈہائی صفحے ایسی بیہودہ گوئیوں اور گالیوں سے سیاہ کئے
ہیں۔ کہ بڑے بڑے زٹلیوں۔ شہدوں۔ اور پاک بے حیاؤں
کو بھی ایڈیٹر المجدد کی مجددیت اور فن یاوہ گوئی میں اوستادی
کا اعتراف کرنا پڑا ہو گا۔ میں نے اوس کی تقریر کا وہ حصہ
جسمیں نسبتاً گالیاں کم ہیں اور اس کے کل مضمون کا خلاصہ ہے
نقل کر دیا ہے۔ اب ناظرین کی ضیافت طبع اور تاج الدین کی مذکورہ بالا
عبارت سے لطف اٹھانے کے لئے میں نہ صرف ان دو شعروں
بلکہ اوس مختصر قصیدے کے اور بھی چند اشعار پر ایک نظر ڈالتا
ہوں۔ ناظرین خود ستا ایڈیٹر المجدد کی پاکیزہ کلامی اور جدت پسندی
کو ملاحظہ فرماویں۔ قصیدہ اس مطلع سے شروع ہوتا ہے۔

تک رہی کس کے تصور کو ہے چشم مہجور
پردۂ چشم میں ہے شوخی حسن مستور

پھر آپ لکھتے ہیں۔

دیدۂ زخم سے ہم دیکھتے راہ میں تیری
دیکھئے آتا ہے کب تیر نگاہ مخمور

اس شعر کا پہلا مصرعہ تاج الدین کی خاص جدت اور اجتہاد کی
نغمہ سرائی کر رہا ہے اور قصیدہ کے وزن پر قل ہو اللہ پڑھ
پڑھ کر دم کر رہا ہے۔

ایک محبوب ہے اور اوس پہ ہجوم حسرت
دیکھتی پھرتی ہے یاں دل کو نگاہ مہجور
حسرتیں بیٹھی ہیں ارمان چلے آتے ہیں
ہے رہا کس کی رہائی ہے یہ قلب مہجور

معنی الشعر فی بطن الشاعر۔ مجددیہ طریق کی موافق تصور تاج الدین
اور ورد و تاج کا وظیفہ پڑھنے کے بعد ممکن ہے کہ شاید ان دونوں
شعروں کے معانی مطالب۔ تشریح الفاظ۔ فصاحت و بلاغت
وغیرہ کے مقامات تک کسی کی رسائی ہو سکے

یاد عارض میں نہ پوچھو میری بیتابیاں تم
ہائے گھبرائی ہوئی پھرتی تھی نگہ معذور

پہلے مصرعہ میں بیتابیاں کے الف نون کا گلا جس بے رحمی سے گھونٹا
گیا ہے اور جس بیدردی سے دوسرے مصرعہ میں نگہ کے گاف کا
فتحہ دور کر کے بیچارے کو مجزوم بنایا گیا ہے اس کا بدلہ بیکس شاعری
کی آہ رسا ہی جدت پسند شاعر سے لیگی۔

ہے وہ محبوب گیا جو کہ جنوبی ہند میں
ہائے پنجاب کو جس نے کہ بنایا مہجور

بات یہ ہے کہ ہند کی دال کو گھن لگ گیا ہے ناظرین کچھ بات
نہ لگائیں۔

ظلمت کفر لگی ہونے دلوں سے کافور
پھیلا جب سلسلہ نور یہ کا دامن پر نور

دوسرے مصرعہ کی فصاحت پر لاہوری پاکیزہ کلام جدت پسند کو
فخر ہے۔

پھر مرے جذب محبت نے اثر پیدا کیا
بعد مدت کے کیا ہم نے جو دیدار حضور

اس شعر کی فصاحت و بلاغت کے مزے لینے سے پیشتر ناظرین ذرا اپنے کلیجوں کو تھام لیں پہلے مصرعہ کا وزن اور روانی غضب کی ہے "تیرے جذب محبت نے اثر پیدا کیا اس لئے ہم نے مدت کے بعد حضور کا دیدار کیا" یہ نہایت کثیف مضمون ہے اندیشہ ہے کہ اکثر سوچنے سمجھنے ہوئے البدر کے ناظرین میں سے کسی بیچارے کے سمند خیال کی ٹانگ نہ ٹوٹ گئی ہو اور بوجھ کے مارے کمر میں چنک نہ آ گیا ہو۔

ہوتا پابند شریعت وہ تری بیعت میں
دیکھ کر تجھ کو اناالحق نہ کہتا منصور
نقش نقاش ازل نقش ہوئے سبز نہیں
نقشبندیوں نے کی جا کے وہاں شرح صدور

سودا نے اپنے ایک قصیدہ میں موسم بہار کی تعریف لکھتے ہوئے لکھا ہے کہ سے
وقت ہے کہ زبس شوق سے چشم بلبل بخیال گلکشت گل دیکھنے کو ہو احول

ایک شرح لکھنے والے نے سودا کے اس شعر کی شرح میں لکھا ہے کہ احول کو ایک چیز کی دو چیزیں نظر آیا کرتی ہیں اسی وجہ سے چشم بلبل کا خوبی گل دیکھنے کے واسطے احول ہونا تجویز کیا ہے میں چونکہ نہ خود احول ہوں نہ کسی احول ایسے سے میری بے تکلفانہ ملاقات۔ اس لئے اس شارح کے قول پر اعتماد کر کے عرض کرتا ہوں کہ ایڈیٹر البدر کے مندرجہ بالا دونوں شعروں میں شاید البدر کے کسی احول دوست کی توجہ کا اثر اناالحق کے قؔ اور نقشبندیوں کی یؔ سے چپکا ہوا رہ گیا ہے اس لئے یہ دونوں حرف ایک ایک کی بجائے دو دو یعنی مشدد پڑھے جاتے ہیں لیکن اندیشہ یہ ہے کہ اس قؔ یؔ کے مشدد ہونے سے ہمارے ناظرین کا دل نہ متلانے لگے ایسا نہ ہو کہ کسی کو قے آ جائے۔

سب آنی کی نہ موسی کو بھی ہوتی خواہش
دیکھ لیتا وہ اگر سرمہ چشم مسرور

اس شعر میں جو آنی کا لفظ واقع ہوا ہے اس میں رائے مہملہ کو تو پڑھ ہی نہیں سکتے بلکہ مجزوم پڑھی جاتی ہے جیسے کرنی۔ دھرنی۔ بھرنی وغیرہ سو اس لفظ کے معانی معلوم کرنے کے لئے ناظرین کو اس تاج اللغات کا انتظار کرنا چاہیئے جو البدر کے جدت پسند اور پاکیزہ کلام ایڈیٹر صاحب اپنے ایجاد کئے ہوئے اور پاکیزہ بنائے ہوئے لفظوں کے متعلق شائع کریں گے

میں یہ سمجھوں گا کہ ملی سلطنت ہفت اقلیم
اے مرے آقا میری ہو جو غلامی منظور

اہا ناظرین! داد دیجئے۔ کیا لطیف مضمون ہے۔ جدت پسند شاعر کہتا ہے۔ کہ اے میرے آقا اگر تو میری غلامی منظور کرے یعنے اگر تو میرا غلام بننا پسند کرے تو میں یہ سمجھوں گا کہ گویا مجھ کو سلطنت ہفت اقلیم مل گئی۔ اسی شعر کا دوسرا مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اے میرے آقا اگر تو میرا غلام بن جائے تو میں یہ سمجھونگا کہ مجھ کو سلطنت ہفت اقلیم مل گئی کیونکہ آخر کو تو میں جدت پسند اور پاکیزہ کلام شاعر ہوں" شاعر نے یہ کمال کیا ہے کہ اس شعر کی ناک موم کی بنائی ہے جس طرف جی چاہے موڑ لیجئے اور لذت تازہ حاصل کیجئے۔

غرض اس قصیدہ کا ایک شعر بھی ایسا نہیں جو زبان یا عروض یا مضمون کی غلطی سے پاک ہو یہ نمونہ ہے اُس خودستا ہیچ میں ڈینگ سے نیست کہنے والے کا جس کی لاف زنی ناظرین اوپر ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ مجھ کو شرم آتی ہے کہ میں نے ایک ایسے پست خیال اور یاوہ گو کے مقابل کیوں کچھ لکھا کیا کروں سے

رشتہ در گردنم افگندہ دوست ✦ میبرد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

ایڈیٹر البدر یا اور کسی کو ہمارے کسی دوست کی نظم پر نکتہ چینی کا حق اس وقت حاصل ہو گا جبکہ وہ اُس نظم کی ایسی ہی خودستائی اور دعوئے شاعری کو بھی پیش کر سکے جیسا کہ ایڈیٹر البدر نے کیا ہے ورنہ سخت بیحیائی اور کمینگی کا مرتکب سمجھا جا کر ناقابل التفات ہو گا۔ اکبر شاہ خان۔ نجیب آبادی

مدرسہ عربیہ

مخدومی مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مدرسہ عربی کے متعلق احباب سے سکیم کے بنانے میں مشورہ طلب کیا گیا تھا۔ بعض احباب کچھ مشورے بھیج بھی رہے ہیں مگر بہت ہی کم۔ سو میں آپکے اخبار کے ذریعہ ایک دفعہ دوبارہ سب اہل الرائے احباب کی خدمت میں یہ التماس کرتا ہوں کہ وہ اس سوال کو سرسری نظر سے نہ دیکھیں اور جن امور میں مشورہ طلب کیا گیا ہے بہت جلد اس مشورہ سے انجمن کو مستفید فرماویں جب تک مختلف رائے مجلس کے سامنے نہ ہوں گی اس سوال کے سب پہلوؤں پر غور نہ ہو سکیگا یہ ایک بڑی بھاری قومی اور دینی ذمہ داری ہے سب صاحب اسپر توجہ کریں اور ضرور کریں اور ۱۰ فروری سے پہلے پہلے اپنی رائیں لکھکر مرسل فرماویں۔ دوسرے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بعض احباب نے مدرسہ دینیہ کی ضرورت پر لمبے چوڑے مضامین لکھے ہیں ان کی قطعاً ضرورت نہیں۔ دینی اور عربی تعلیم کی ضرورت ایک ثابت شدہ امر ہے اور اس کو سکیم کے ساتھ خلط نہیں کرنا چاہیئے جو لوگ ان دونوں باتوں کو خلط کرتے ہیں وہ محض وقت ضائع کرتے ہیں۔ انجمن جس امر میں مشورہ چاہتی ہے وہ یہ ہے کہ ایسے مدرسہ میں کون کون سے مضامین پڑھانے چاہئیں کس عمر کے اور کس معیار قابلیت کے لڑکے داخل کرنے چاہئیں یعنے ابتدائی جماعت کس قابلیت کی جماعت ہو اور اس مدرسہ کی غرض صرف واعظین کا پیدا کرنا ہی ہو یا علما بھی۔ یعنے انتہائے تعلیم کس حد تک ہو اور وظائف کس حد تک دینے چاہئیں۔ اور جو لوگ تعلیم پاکر یہاں سے نکلیں ان کے لئے سبیل معاش کیا ہونی چاہیئے کیونکہ یہ بھی ایک تو ذریعہ ہوگی کہ اس مدرسہ کی طرف کھینچنے کا ذریعہ ہوگی اور دوسری سکیم میں اس کا خیال رکھنا ضروری ہوگا۔

بہرحال جس قدر رائیں اس کے متعلق پہونچ جاویں وہ انشاء اللہ تعالےٰ مجلس کے آخری فیصلہ میں مدد دیں گی۔ یہ خیال سراسر غلط ہے اور میری رائے میں مجلس کے پیش کردہ سوالات پر عدم توجہی کا نتیجہ ہے کہ چونکہ مدرسہ دینیہ کی ضرورت ہے اس لئے ان سوالوں کا جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ ممکن ہے میری ہی سمجھ کا قصور ہو۔ مگر مجھے یہ منطق اب تک سمجھ میں نہیں آتی کہ چونکہ مدرسہ دینیہ کی ضرورت ہے اس لئے اس کی سکیم پر غور کرنے کی ضرورت نہیں۔ تیسری بات یہ بھی غور کرنے کے قابل ہے۔ کہ ایسے کاموں کے لئے جب تک کثیر افراد قوم چندہ میں شامل نہ ہوں اس وقت تک کام کے چلنے میں مشکلات ہوتی ہیں اگر ہم یہ خیال کریں کہ چونکہ ایک اسلام کے فدائی نے بڑی رقم دینے کا وعدہ کیا ہے اس لئے اب باقی تھوڑی سی رقم رہ گئی ہے اور سب احباب کو اس میں شریک ہونے کی ضرورت نہیں ہے تو یہ خیال غلط ہے۔ قوم کے بوجھ قوم کو مل کر ہی اٹھانے چاہئیں۔ ہماری زندگیاں معلوم نہیں کتنے دن ہیں۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ایک نہایت مخلص دوست جو پچاس روپے ماہوار کی مستقل مدد اس سلسلہ میں دیتے تھے ہم سے جدا ہو گئے میرا مطلب چودہری رستم علی صاحب مرحوم سے ہے پس ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ کس کی زندگی کب تک ہے اس لئے جب تک ساری قوم اس چندہ میں شریک نہ ہو گی اس وقت تک کسی بڑے ہوئے پیمانے پر اس کے اخراجات نہیں چل سکتے۔ اس ضرورت کی طرف بھی سب احباب کو توجہ کرنی چاہیئے۔ والسلام

خاکسار محمد علی - ۲۳ جنوری ۱۹۰۶ء

ضلع شاہ پور سے ایک خط میں ایک شخص نے جو اپنے آپ کو ایک حکیم کر کے لکھتا ہے حضرت سے ایک مرض کا علاج پوچھا ہے مگر اپنا پتہ پورا نہیں لکھا اس واسطے بذریعہ اخبار اس کو اطلاع دیجاتی ہے کہ اس مرض کا علاج حسب ذیل ہے۔

غدود کو ضرور نکلوا دو۔ ورد مت اور ایک سلائی چاندی کی بنا کر ایک خوراک سرمہ خشک کے اندر رکھو اور عرق بادیان۔ عرق گلاب۔ گلیسرین روغن بادام

۲ تولہ ۲ تولہ ماشہ ماشہ

مفصلہ ذیل کتابیں بدر ایجنسی قادیان سے خریدو

ظہور المسیح — یہ کتاب ۱۴۰ صفحے کی قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکی نے تصنیف کی ہے اس میں مسیح موسوی کی وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفوں کی کتابیں دمثل سیف چشتیائی وغیرہ در انی نہایت المقصود کو زیر نظر رکھ لیا گیا ہے۔ آیت وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکات ہیں۔ مخدوم الملۃ حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ :۔

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکتا۔ قیمت ۶ر کر دیگئی ہے۔

معیار الصادقین — یہ کتاب بھی قاضی محمد ظہور الدین صاحب نے لکھی ہے اس میں سات ایسے اصول بتائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامورین اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد ملسکتی ہے۔ یہ رسالہ بہت مفید ہے جلد منگوائیے۔ متعدد کاپیاں رہ گئی ہیں ورنہ دوسرے ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا قیمت صرف ۳ر ہے۔

براہین احمدیہ — یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی سب سے پہلے کی تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھادی ہے اور اسی میں وہ الہامات بھی مندرج ہیں جو آجکل پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان کا اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں قریباً ۶۰۰ صفحے کی کتاب ڈیمی کاغذ پر نہایت خوش خط واعلیٰ چھپی ہے۔ قیمت بے جلد صہ مجلد صہ۸ر

خریداران بدر کو ۸ر رعایت سے دیجاوے گی۔

در ثمین — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تمام نظموں کا مجموعہ (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) قیمت بے جلد ۶ر مجلد ۸ر

شری نہہ کلنک اوتارہ — کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب شیخ عبد الصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے بہت عمدہ و پسندیدہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے کرشن اوتار کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے

حجم ۲۰۱ صفحے۔ قیمت ۱۰ر بہت جلد منگوائیں بہت عمدہ ہے۔

سیر پرند — پرندوں کے متعلق نہایت عمدہ معلومات بہم پہنچائے ہیں۔ قریباً ۵۰۰ صفحے کی کتاب ہے، قیمت چار کی بجائے ۲ر کر دیگئی ہے۔

رتن لیلا — مصنفہ ماسٹر عبد الرحیم صاحب۔ ہندی نظم۔ نہایت دلچسپ ہے۔ جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت صرف ۱ر ہے

سر الشہادتین — مصنفہ حضرت مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورہ یٰسین سے پیشگوئی کے رنگ میں صاحبزادہ حضرت مولانا مولوی عبد اللطیف صاحب رضی اللہ عنہ مرحوم کابلی کے شہادت کے واقعات ثابت کئے گئے ہیں نہایت عمدہ کتاب ہے اس کے نکات روپے کو بھی گران نہیں۔ قیمت صرف ۱ر

غلامی اور عصمت انبیا — ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد الدین صاحب نقشہ نویس پشاوری نے باجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے

قیمت غلامی ۲ر عصمت انبیا ۱ر

جنگ مقدس — حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبد اللہ آتھم کا مباحثہ۔ اس میں ہمارے امام صاحب نے صرف قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۱۲ر

حیرت کی حیرانی — حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت دلچسپ ہے۔ خود حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا متناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔

قیمت حصہ اول و دوم ۹ر

البرہان الصریح فی تائید المسیح — پنجاب کے مشہور و معروف شاعر خلیفہ ہدایت اللہ صاحب کی تصنیف ہے جس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے متعلق پنجابی نظم میں مدلل بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۲ر

القول الصحیح فی تصدیق المسیح — یہ بھی خلیفہ ہدایت اللہ کی تصنیف ہے۔ قیمت ۱ر

مور کھ سیدھ — پنجابی نظم۔ تصدیق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام جس میں حضرت کی وفات پر مخالفوں کے اعتراضوں کے جواب دئے گئے ہیں بلحاظ نظم کے بھی قابل تعریف ہے اور مضمون حق اور صداقت سے لبریز ہے قیمت ۱ر

دوڑو دوڑو جلد خرید کرو

یعنی

قرآن شریف

میں

کن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور کن کاموں کے کرنے سے منع کیا گیا ہے

یعنی

اوامر و نواہی قرآن کریم

کو جناب میاں صاحب عبد الحی نے ایک کتاب کی صورت میں جمع کیا ہے اور ساتھ اردو ترجمہ بھی کر دیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے،

جسکی سفارش جناب حضرت خلیفۃ المسیح نے جلسہ سالانہ پر کی تھی اس کتاب میں چہل احادیث بھی ہیں باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف ۸ر ہے (اور رعایتی قیمت ۹ر) اور دفتر اخبار بدر سے ملسکتی ہے جلد خریدیں کیونکہ تھوڑی تعداد میں چھاپی گئی ہے۔

اصلی ممیرا اور ممیرے کا سرمہ — مصدقہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام و حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب۔ سرمہ حضرت مولوی نور الدین صاحب کے شاہی نسخہ کے مطابق تیار ہوا ہے۔ ممیرا قسم اول صہ ثانی ۱ر سرمہ قسم اول ۲ر دوم ۱۲ر سوم ۸ر۔ علاوہ ازیں لنگی پشاوری کلاہ بھی ہر قسم میرے پاس موجود ہے۔

المشتہر احمد نور - کابلی مہاجر از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب